ارشاد باری تعالیٰ

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ
وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○

(سورة البقرة :239)

ترجمہ: اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ   وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27 رشوال 1439 ہجری قمری ● 12 روفا 1397 ہجری شمسی ● 12 رجولائی 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 رجولائی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ
کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے
وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ارشاداتِ عالیہ

یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامُراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیھم ہیں۔ سچی خوش حالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حیّ وقیّوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی اُن کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے وہ جو خود مُردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھاوے گا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق و صفا ضروری ہے پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے☆ اور روح القدس اب اُتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر یک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دُور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جب کہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھلائی گئی گزشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آ جائے گا اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آئے گا۔ رحم کے لایق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلّاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر اُن کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے، یہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (مریم:72) الخ یعنی اَے بُرو اور اَے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گزر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لئے اُس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیئے جائیں گے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اُسے کھا جائے گی۔ پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیان کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 23 تا 26)

☆ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مُردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہیں۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی توہین کا الزام انتہائی مکروہ، بے حد ظالمانہ اور بہت ہی شرمناک ہے!

گزشتہ چند شماروں سے ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگائے جانیوالے الزام، کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کی توہین کی ہے، کا جواب دے رہے ہیں۔ اسکے جواب میں ہم نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں سے کچھ پیش کیا ہے، تا معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق جو علم و معرفت آپ کو عطا ہوا اس کی نظیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ سو سال میں کسی اَور میں دکھائی نہیں دیتی۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے متعلق علم و معرفت کا جو دریا آپؑ نے بہایا ہے اس کی نظیر مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب اور انکے ہمنوا اور انکے تمام یار و مددگار مل کر بھی لانا چاہیں تو ہرگز نہیں لا سکتے۔ پھر ایسا شخص جو اللہ کے علم و معرفت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا جسکی نظیر چودہ سو سال میں نظر نہیں آتی، وہ اللہ کی توہین کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے؟؟ دراصل قصور الزام لگانے والوں کا ہی ہے۔ لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا ز وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا ز وَلَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا ط انکے دل تو ہیں مگر ان سے وہ سمجھتے نہیں اور انکی آنکھیں تو ہیں مگر ان سے وہ دیکھتے نہیں اور انکے کان تو ہیں مگر ان سے وہ سنتے نہیں۔ فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں۔ اَے اللہ ہمارے مخالفین کو وہ دل عطا کر جس سے وہ زمانے کے امام، مسیح موعود و مہدی معہود کو سمجھ سکیں اور اس پر ایمان لا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے سو یہی ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں لطائف اور دقائق کلام ربّانی کھل رہے ہیں نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آرہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھا رہا ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرّہ حبّ اللہ اور رسول کریم کی ہے وہ اُٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اُس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور یہ کہنا کہ اب وحی ولایت کی راہ مسدود ہے اور نشان ظاہر نہیں ہو سکتے اور دُعائیں قبول نہیں ہوتیں یہ ہلاکت کی راہ ہے، نہ سلامتی کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل کو ردّ مت کرو۔ اُٹھو آزماؤ اور پرکھو۔ پھر اگر یہ پاؤ کہ معمولی سمجھ اور معمولی عقل اور معمولی باتوں کا انسان ہے تو قبول نہ کرو۔ لیکن اگر کرشمہ قدرت دیکھو اور اُسی ہاتھ کی چمک پاؤ جو مؤیدانِ حق اور مکلمانِ الٰہی میں ظاہر ہوتا رہا ہے تو قبول کر لو۔ (برکات الدعا، رُوحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 24)

اگرچہ قرآن کریم نے حقیقت اسلامیہ کی تحصیل کے لئے بہت سے وسائل بیان فرمائے ہیں مگر درحقیقت ان سب کا مآل دو قسم پر ہی جا ٹھہرتا ہے۔ اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی مالکیت تامہ اور اس کی قدرت تامہ اور اس کی حکومت تامہ اور اس کے علم تام اور اس کے حساب تام اور نیز اس کے واحد لاشریک اور حیّ قیّوم اور حاضر ناظر ذوالاقتدار اور ازلی ابدی ہونے میں اور اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور جمیع جلال و کمال کے ساتھ یگانہ ہونے میں پورا پورا یقین آجائے یاں تک کہ ہر ایک ذرّہ اپنے وجود اور اس تمام عالم کے وجود کا اس کے تصرف اور حکم میں دکھائی دے اور ھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ کی تصویر سامنے نظر آجاوے اور نقش راسخ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلی قلم کے ساتھ دل میں لکھا جائے یاں تک کہ اس کی عظمت اور ہیبت اور کبریائی تمام نفسانی جذبات کو اپنی قہری شعاعوں سے مضمحل اور خیرہ کر کے ان کی جگہ لے لے اور ایک دائمی رُعب اپنا دل پر جما دیوے اور اپنے قہری حملہ سے نفسانی سلطنت کے تخت کو خاک مذلّت میں پھینک دیوے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیوے اور اپنے خوفناک کرشموں سے غفلت کی دیواروں کو گرا دے اور تکبر کے میناروں کو توڑ دے اور ظلمت بشری کی حکومتیں وجود انسانی کی دارالسلطنت سے بکلّی اٹھا دیوے اور جو جذبات نفس امارہ کی طبیعت انسانی پر حکومت کرتے تھے اور باعزت سمجھے گئے تھے ان کو ذلیل اور خوار اور ہیچ اور بے مقدار کر کے دکھلا دیوے۔

دوم یہ کہ اللہ جلّ شانہٗ کے حسن و احسان پر اطلاع وافر پیدا کرے کیونکہ کامل درجہ کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے اور اللہ جلّ شانہٗ کا حسن اس کی ذات اور صفات کی خوبیاں ہیں اور خوبیاں یہ ہیں کہ وہ خیر محض ہے اور مبدأ ہے جمیع فیضوں کا اور مصدر ہے تمام خیرات کا اور جامع ہے تمام کمالات کا اور مرجع ہے ہر یک امر کا اور موجد ہے تمام وجودوں کا اور علّت العلل ہے ہر یک مؤثر کا جس کی تاثیر یا عدم تاثیر ہر یک وقت اس کے قبضہ میں ہے اور واحد لاشریک ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور اقوال میں اور افعال میں اور اپنے تمام کمالوں میں اور ازلی اور ابدی ہے اپنی جمیع صفات کاملہ کے ساتھ۔ بڑا ہی نیک اور بڑا ہی رحیم۔ باوجود قدرت کاملہ سزا دہی کے، ہزاروں برسوں کی خطائیں ایکدم کے رجوع میں بخشنے والا، بڑا ہی حلیم اور بردبار اور پردہ پوش۔ کروڑہا نفرت کے کاموں اور مکروہ گناہوں کو دیکھنے والا اور پھر جلد نہ پکڑنے والا۔ اگر اس کا روحانی جمال تمثّل کے طور پر ظاہر ہو تو ہر یک دل پروانہ کی طرح اس پر گرے، پر اس نے اپنا جمال غیروں سے چھپایا اور اُنہیں پر ظاہر کیا جو صدق سے اُس کو ڈھونڈھتے ہیں۔ اُس نے ہر یک خوبصورت چیز پر اپنے حسن کا پرتوہ ڈالا۔ اگر آفتاب ہے یا ماہتاب یا وہ سیّارے جو چمکتے ہوئے نہایت پیارے معلوم ہوتے ہیں یا خوبصورت انسانوں کے منہ جو دلکش اور ملیح دکھائی دیتے ہیں یا وہ تازہ اور تر بتر اور خوشنما پھول جو اپنے رنگ اور بو اور آب و تاب سے دلوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں یہ سب درحقیقت ظلّی طور پر اس حسن لازوال سے ایک ذرہ کے موافق حصہ لیتے ہیں۔ وہ حسن ظن اور وہم اور خیال نہیں بلکہ یقینی اور قطعی اور نہایت روشن ہے جس کے تصور سے تمام نظریں خیرہ ہوتی ہیں اور پاک دل اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ اور اس محبوب حقیقی کے احسانات جو انسان پر ہیں وہ دفتروں میں سما نہیں سکتے کیونکہ اس کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ گناہ پر گناہ دیکھتا ہے اور احسان پر احسان کرتا ہے۔ اور خطا پر خطا پاتا ہے اور نعمت پر نعمت دیتا ہے۔ درحقیقت نہ زید ہم سے کچھ بھلائی کر سکتا ہے اور نہ بکر، نہ آفتاب اپنی روشنی سے ہم کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ ماہتاب اپنے نور سے ہم کو کوئی نفع دے سکتا ہے نہ ستارے ہمارے کام آ سکتے ہیں نہ ان کی تاثیر کچھ چیز ہے، ایسا ہی نہ دوست کام آ سکتا ہے نہ فرزند، غرض کوئی چیز بھی ہمیں آرام نہیں پہنچا سکتی جب تک وہ ارادہ نہ فرماوے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ ہزارہا اور بے شمار طریقوں سے جو ہماری حاجات پوری ہوتی ہیں درحقیقت یہ فضل اسی منعم حقیقی کی طرف سے ہے۔ پس اس کے انعامات کو کون گن سکتا ہے۔ اگر ہم انصاف سے بولیں تو ہمیں یہ شہادت دینی پڑے گی کہ کسی نے ہم سے ایسا پیار نہیں کیا جیسا کہ اس نے۔ (آئینہ کمالات اسلام، رُوحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 180)

مذہب سے غرض کیا ہے!! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفاتِ کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالمِ آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دُور رہنا اور سچّی محبت اُس سے نہ رکھنا درحقیقت یہی جہنّم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہوگا اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اس خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبت ہو۔

(چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 352)

دُنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز بھی اپنے وجود اور قیام اور حرکت اور سکون اور اپنے تغیرات ظاہری اور باطنی اور اپنے ہر یک خاصہ کے اظہار اور اپنے ہر یک عرض کے اخذ یا ترک میں مستقل بالذات نہیں بلکہ اس ایک ہی حیّ و قیّوم کے سہارے سے یہ تمام کام مخلوق کے چلتے ہیں اور بظاہر اگرچہ یہی نظر آتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں کسی غیبی مدد کے محتاج نہیں جب چاہیں حرکت کر سکتے ہیں اور جب چاہیں ٹھہر سکتے ہیں اور جب چاہیں بول سکتے ہیں اور جب چاہیں چپ کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک عارفانہ نظر کے ساتھ ضرور کھل جائے گا کہ ہم اپنی ان تمام حرکات و سکنات اور سب کاموں میں غیبی مدد کے ضرور محتاج ہیں اور خدا تعالیٰ کی قیومیت ہمارے نطفہ میں ہمارے علقہ میں ہمارے مضغہ میں ہمارے جنین میں اور ہماری ہر یک حرکت میں اور سکون میں اور قول میں اور فعل میں غرض ہماری تمام مخلوقیت کے لوازم میں کام کرتی ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام، رُوحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 170 حاشیہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفات کاملہ اور تمام رذائل سے منزّہ اور واحد لاشریک اور مبدء جمیع فیوض ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک قرآنِ شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء و صفات کا موصوف ٹھہرایا ہے اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رُتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفات کاملہ پر مشتمل ہے۔ پس خلاصہ مطلب الحمدللہ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لا سکتا ہے، وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے، مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو۔ بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کر سکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے۔ جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رزائل سے بکلّی منزّہ ہے۔ اب دیکھو یہ ایسی صداقت ہے جس سے سچا اور جھوٹا مذہب ظاہر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ تمام مذہبوں پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ بجز اسلام دُنیا میں کوئی بھی ایسا مذہب نہیں ہے کہ جو خدائے تعالیٰ کو جمیع رذائل سے منزہ اور تمام محامد کاملہ سے متصف سمجھتا ہو۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 435، حاشیہ نمبر 11)

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب! اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق ایسا عارفانہ کلام آپ نے کہیں پڑھا ہے؟ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں نہیں! ہرگز نہیں! پس ایسی ہستی پر توہین باری تعالیٰ کا الزام لگانے سے حذر کیجئے جس کی عشق الٰہی، عشقِ رسولؐ اور عشقِ قرآن کی کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ گزشتہ چار شماروں سے ہم نے محض نمونہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق اور اس سے عشق و محبت اور کامل تعلق پیدا کرنے اور اسی پر توکل رکھنے کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم و معرفت سے لبریز نہایت شیریں، دلنشین و پر شوکت کلام میں سے کچھ پیش کیا ہے۔ ہم اس سلسلہ کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ اس موضوع پر سیّدنا مسیح موعود علیہ السلام نے اس قدر لکھا ہے کہ کئی ضخیم کتابیں بن سکتی ہیں۔

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے
جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے
جمعہ کا خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے یہ بھی اس وقت میں شامل ہے جس میں وہ گھڑی میسر آتی ہے

جمعہ کے دن کی ایک خاص اہمیت ہے اور سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل کو بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے

نماز میں ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق دعا کرتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور خاص دعا کی تحریک ان میں پیدا نہیں ہوتی اور ان کو دعا کی اہمیت کا پتا نہیں لگتا، اس لئے مَیں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتا لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے دعا بھی مانگیں، ان دعاؤں میں قرآن کریم کی بعض دعائیں مَیں نے لی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں شامل ہیں اور بعض عمومی دعائیں بھی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 رجون 2018ء بمطابق 15 راحسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جب مسلمان کو ایسا وقت ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے یا جو بھلائی اور خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، حدیث 935)

اس کی وضاحت میں بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے یہ بھی اس وقت میں شامل ہے جس میں وہ گھڑی میسر آتی ہے تو بہرحال جمعہ کے دن کی ایک خاص اہمیت ہے اور سوائے اشد مجبوری کے ہر عاقل کو بالغ مرد کو اسے پڑھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ للمملوک والمراۃ، حدیث 1067)

نماز میں ہر ایک اپنی اپنی سوچ اور ضرورت کے مطابق دعا کرتا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور خاص دعا کی تحریک ان میں پیدا نہیں ہوتی۔ بس نماز پڑھ لی۔ نماز کے الفاظ دہرا لئے کہ یہ کافی ہے۔ اور ان کو دعا کی اہمیت کا پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آج اس رمضان کے آخری جمعہ میں بعض دعائیں پڑھوں تا کہ جن کو زیادہ احساس نہیں ان کو بھی پتہ لگ جائے کہ دعائیں کیا ہیں اور جماعتی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی دعائیں اور مناجات پیش کریں اور پھر نماز میں مجموعی طور پر ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے دعا بھی مانگیں۔ ان دعاؤں میں قرآن کریم کی بعض دعائیں مَیں نے لی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعائیں شامل ہیں اور بعض عمومی دعائیں بھی ہیں۔ بعض قرآنی اور مسنون دعائیں ہیں جو مَیں پڑھوں گا۔ جن کو یاد ہیں وہ دل میں دہراتے رہیں یا جو میرے ساتھ دل میں دہرا سکتے ہیں بیشک دہرائیں اور ہر دعا کے بعد دل میں آمین بھی کہتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

سب سے پہلے قرآنی دعائیں ہیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (الاعراف: 127) اے ہمارے رب ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (المائدۃ:115) اے اللہ ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے (نعمتوں کا) دسترخوان اتار جو ہمارے اوّلین اور ہمارے آخرین کے لئے عید بن جائے اور تیری طرف سے ایک عظیم نشان کے طور پر ہو اور ہمیں رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران:194) اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکیوں کے ساتھ موت دے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ (آل عمران:54) اے ہمارے ربّ! ہم اس پر ایمان لے آئے جو تو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9) اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:39) اے میرے ربّ! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریّت عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعا سننے والا ہے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (الفرقان:75) اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ۔ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (الاحقاف:16) اے میرے ربّ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تُو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تُو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریّت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (الصّٰٓفّٰت:101) اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص:25) اے میرے ربّ! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے جو تُو میری طرف نازل کرے ایک فقیر ہوں۔ اس کی خواہش رکھتا ہوں۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ (النمل:20) اے میرے ربّ! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تُو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ۔ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ (المؤمنون:98 تا 99) اور تو کہہ اے میرے ربّ! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے میں تیری پناہ

مانگتا ہوں اے میرے ربّ کہ وہ وسوسے میرے قریب پھٹکیں۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115) اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ۔ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ (طٰہٰ: 26 تا 29) اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کردے اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (الکہف:11) اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملہ میں ہمیں ہدایت عطا کر۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (بنی اسرائیل:81) اے میرے ربّ! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (بنی اسرائیل:25) اے میرے ربّ! ان دونوں پر (یعنی میرے ماں باپ پر) رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ (الشعراء:84 تا 86) اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدر کردے اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (القصص:17) اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (التحریم:9) اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ (المؤمنون:110) اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:24) اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (الاعراف:48) اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں میں سے نہ بنانا۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ (الانبیاء:90) اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (المومنون:94 تا 95) اے میرے ربّ! اگر تو مجھے وہ دکھا ہی دے جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے (تو یہ ایک التجا ہے) اے میرے ربّ! پس مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا دینا۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ۔ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (المؤمن:8 تا 10) اے ہمارے ربّ! تُو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا اور اے ہمارے ربّ! انہیں ان دائمی جنتوں میں داخل کردے جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو اُن کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا اور بہت حکمت والا ہے اور انہیں بدیوں سے بچا اور جسے تُو نے اس دن بدیوں کے نتائج سے بچایا تو یقیناً تُو نے اس پر بہت رحم کیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (الحشر:11) اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے ربّ! یقیناً تُو بہت شفیق اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا (نوح:29) اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو اور تُو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (آل عمران:195) اے ہمارے ربّ! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کردے جو تُو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کردیا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ (الاعراف:156) تُو ہی ہمارا ولی ہے۔ پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تُو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (الفرقان:66) اے ہمارے ربّ! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے۔ یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران:17) اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراھیم:41 تا 42) اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ (الشعراء:170) اے میرے ربّ! مجھے اور میرے اہل کو اس سے نجات بخش جو وہ کرتے ہیں۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ۔ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (الشعراء:118 تا 119) اے میرے ربّ! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ پس میرے درمیان اور ان کے درمیان واضح فیصلہ کردے اور مجھے نجات بخش اور ان کو بھی جو مومنوں میں سے میرے ساتھ ہیں۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (العنکبوت:31) اے میرے ربّ! اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (القمر:11) مَیں یقیناً مغلوب ہوں پس میری مدد کر۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (البقرۃ:287) اے ہمارے ربّ! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تُو نے ڈالا اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابلہ پر نصرت عطا کر۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (البقرۃ:251) اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (آل عمران:148) اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ (الاعراف:90) اے ہمارے ربّ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور تُو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/مارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ (یونس:86 تا87) اے ہمارے ربّ! ہمیں ظالم لوگوں کیلئے ابتلا نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر لوگوں سے نجات بخش۔

رَبِّ انۡصُرۡنِيۡ بِمَا كَذَّبُوۡنِ (المؤمنون:40) اے میرے ربّ! میری مدد کر کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔

رَبِّ ابۡنِ لِيۡ عِنۡدَكَ بَيۡتًا فِي الۡجَنَّةِ وَنَجِّنِيۡ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ (التحریم:12) اے میرے ربّ! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

اب بعض حدیث کی دعائیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا مروی ہے کہ آپؐ نے یہ دعا سکھائی:

اے اللہ! مجھے میری خطائیں معاف فرمادے اور میرے سب معاملات میں میری لاعلمی، جہالت اور میری زیادتی کے شر سے مجھے بچالے اور ہر اس نقصان و شر سے بچالے جسے تُو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری خطائیں بخش دے۔ میری دانستہ نادانستہ اور از راہ مزاح کی ہوئی ساری خطائیں مجھے بخش دے کہ یہ سب میرے اندر موجود ہیں۔ جو خطائیں مجھ سے سرزد ہو چکی ہیں اور جو ابھی نہیں ہوئیں اور جو مخفی طور پر مجھ سے سرزد ہوئیں اور جو کھلم کھلا میں نے کیں وہ سب مجھے بخش دے۔ تُو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے ہٹا دینے والا ہے اور تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبیؐ اللّٰھم اغفرلی ما قدّمتُ وما اَخّرتُ......الخ، حدیث 6398)

پھر آپ کی دعا ہے: اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسۡلَمۡتُ وَعَلَيۡكَ تَوَكَّلۡتُ وَبِكَ اٰمَنۡتُ وَاِلَيۡكَ اَنَبۡتُ وَبِكَ خَاصَمۡتُ وَاِلَيۡكَ حَاكَمۡتُ فَاغۡفِرۡ لِيۡ مَا قَدَّمۡتُ وَمَا اَخَّرۡتُ وَمَا اَسۡرَرۡتُ وَمَا اَعۡلَنۡتُ اَنۡتَ الۡمُقَدِّمُ وَاَنۡتَ الۡمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبہ باللیل، حدیث 6317)

اے اللہ! میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تجھ پر توکّل کرتا ہوں اور تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ مدّمقابل سے بحث کرتا ہوں اور تیرے ہی حضور اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔ تُو مجھے میرے اگلے پچھلے اعلانیہ، پوشیدہ سب گناہ بخش دے۔ تُو ہی مقدِّم اور مؤخّر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنۡتَ رَبِّيۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ خَلَقۡتَنِيۡ وَاَنَا عَبۡدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهۡدِكَ وَوَعۡدِكَ مَا اسۡتَطَعۡتُ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ مَا صَنَعۡتُ اَبُوۡءُ لَكَ بِنِعۡمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوۡءُ لَكَ بِذَنۡبِيۡ فَاغۡفِرۡ لِيۡ فَاِنَّهٗ لَا يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ۔ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب افضل الاستغفار، حدیث 6306)

اے اللہ! تُو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جتنی کہ مجھ میں استطاعت ہے۔ میں اپنے عملوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے۔ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ قَلۡبٍ لَا يَخۡشَعُ وَمِنۡ دُعَآءٍ لَا يُسۡمَعُ وَمِنۡ نَفۡسٍ لَا تَشۡبَعُ وَمِنۡ عِلۡمٍ لَا يَنۡفَعُ۔ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ هٰؤُلَآءِ الۡاَرۡبَعِ۔

(سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب قصة تعلیم الدعاء اللّٰھم الھمنی رشدی......الخ منہ، حدیث 3482، الجامع الصغیر للسیوطی، الجزء الاولی، صفحہ 217، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں عاجزی اور انکساری نہیں اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو مقبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو کوئی فائدہ نہ دے۔ مَیں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

يَا مُقَلِّبَ الۡقُلُوۡبِ ثَبِّتۡ قَلۡبِيۡ عَلٰى دِيۡنِكَ۔

(سنن الترمذی، ابواب القدر، باب ما جاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن، حدیث 2140)

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ الۡهُدٰى وَالتُّقٰى وَالۡعَفَافَ وَالۡغِنٰى۔

(سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب اللّٰھم انی اسئلک الھدی......الخ، حدیث 3489)

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غنٰی مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُكَ فِيۡ نُحُوۡرِهِمۡ وَنَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شُرُوۡرِهِمۡ۔

(سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما، حدیث 1537)

ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنۡ يُّحِبُّكَ وَالۡعَمَلَ الَّذِيۡ يُبَلِّغُنِيۡ حُبَّكَ۔ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنۡ نَفۡسِيۡ وَاَهۡلِيۡ وَمِنَ الۡمَآءِ الۡبَارِدِ۔

(سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب دعا داؤد اللّٰھم انی اسئلک حبک......الخ، حدیث 3490)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

ایک لمبی دعا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! میں تیری رحمتِ خاص کا طلبگار ہوں جس کے ذریعہ تُو میرے دل کو ہدایت عطا کر دے۔ میرے کام بنا دے اور میرے پراگندہ کاموں کو سنوار دے اور میرے بچھڑے ہوؤں کو ملا دے اور میرے تعلق رکھنے والوں کو رفعت دے۔ تُو اپنی رحمت کے ذریعہ میرے عمل کو پاک کر دے اور مجھے رشد و ہدایت الہام کر اور جن چیزوں سے مجھے الفت ہے وہ مجھے مل جائیں۔ ہاں ایسی رحمت خاص جو مجھے ہر برائی سے بچالے اور اے اللہ! مجھے ایسا دائمی ایمان و ایقان بھی نصیب فرما جس کے بعد کفر نہیں ہوتا۔ ایسی رحمت عطا کر جس کے ذریعہ مجھے دنیا و آخرت میں تیری کرامت کا شرف نصیب ہو جائے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر فیصلہ میں کامیابی چاہتا ہوں اور شہیدوں کی سی مہمان نوازی اور سعادت مندی کی زندگی اور دشمنوں پر فتح اور نصرت کا خواستگار ہوں۔ مولیٰ! مَیں تو اپنی حاجت لے کر تیرے در پر حاضر ہو گیا ہوں۔ اگر میری سوچ ناقص اور میری تدبیر کمزور بھی ہے تب بھی مَیں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے تمام معاملات کے فیصلہ کرنے والے اور اے دلوں کو تسکین عطا کرنے والے! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح بپھرے سمندروں میں تُو انسان کو بچا لیتا ہے اسی طرح مجھے آگ کے عذاب سے بچالے۔ ہلاکت کی آواز اور قبر کے فتنہ سے مجھے پناہ دے۔ اور میرے مولیٰ! جس دعا سے میری سوچ کوتاہ ہے اور جس امر کے لئے میں نے دست سوال دراز نہیں کیا۔ ہاں وہ خیر اور وہ بھلائی جس کی میں نیت بھی نہیں باندھ سکا مگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ اس خیر کا وعدہ کر رکھا ہے یا اپنے بندوں میں سے کسی کو تُو وہ خیر عطا کرنے والا ہے تو ایسی ہر خیر کے لئے مَیں رغبت رکھتا ہوں اور اے سب جہانوں کے ربّ! مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔ اے اللہ! مضبوط تعلق والے اور رشد و ہدایت کے مالک! مَیں قیامت کے روز تجھ سے امن کا خواہاں ہوں اور اس دائمی دور میں جنت چاہتا ہوں۔ تیرے دربار میں حاضری دینے والے مقرب بندوں کے ساتھ اور رکوع و سجود بجالانے والوں اور عہد پورا کرنے والوں کی معیت میں۔ یقیناً تُو بہت رحم اور محبت کرنے والا ہے۔ بیشک تُو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ایسا ہدایت یافتہ رہنما بنا دے جو نہ خود گمراہ ہونے والے ہوں، نہ گمراہ کرنے والے بنیں۔ تیرے پیاروں اور دوستوں کے لئے ہم سلامتی کا پیغام ہوں اور تیرے دشمنوں کے لئے جنگ کا نشان۔ ہم تیری محبت کے صدقہ تیرے ہر مُحب سے محبت کرنے والے اور تیری مخالفت اور دشمنی کرنے والوں سے تیری خاطر عداوت رکھنے والے ہوں۔ اے اللہ! یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے جس کا قبول کرنا تیرے پر منحصر ہے۔ اے اللہ! پس یہی دعا ہماری سب محنت اور تدبیر ہے اور سب بھروسہ تیری ذات پر ہے۔ اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نور پیدا کر دے۔ میری قبر کو بھی روشن کر دے۔ میرے آگے اور میرے پیچھے بھی نور کر دے۔ میرے دائیں بھی نور کر دے اور میرے بائیں بھی نور کر دے۔ اور میرے اوپر بھی نور کر دے اور میرے نیچے بھی نور کر دے۔ اور میری سماعت میں بھی نور بھر دے۔ اور میری بصارت میں بھی نور بھر دے۔ اور میرے بالوں میں بھی نور بھر دے اور میری جلد کو بھی نورانی کر دے۔ اور میرے گوشت اور میرے خون میں بھی نور بھر دے اور میرے دماغ میں بھی نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں بھی نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کی عظمت پیدا کر دے اور پھر مجھے وہ نور عطا کر۔ پس مجھے سراپا نور ہی بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگی کا لباس زیب فرما کر عزت کے ساتھ متمکن ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کی پاکیزگی بیان کرنی مناسب نہیں۔ پاک ہے وہ صاحبِ فضل و نعمت وجود۔ پاک ہے وہ عزت و بزرگی کا مالک اور پاک ہے وہ جلال اور اکرام والا۔

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع

اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے

جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

(سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب اللّٰھم انی اسئلک رحمۃ ......الخ، حدیث 3419)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں۔

آپ نے اپنے ایک صحابی چوہدری رستم علی صاحب کو خط میں یہ دعا لکھی تھی۔ یہ عربی دعا ہے:

یَامَنْ ھُوَ اَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِیْنَ۔

(الحکم، مورخہ 10/ اگست 1901ء، صفحہ 9، جلد 5، نمبر 29)

اے وہ کہ اے وہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما۔ ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہمیں بچا۔ (ماخوذ از بدر مورخہ 26 جولائی 1906ء صفحہ 3 جلد 2 شمارہ 30)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو آپ نے ایک خط لکھا اور اس میں یہ دعا لکھی۔ اس طرف توجہ دلائی۔

اے میرے محسن اور میرے خدا! میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُرمعصیت و پُرغفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر اور میری بیبا کی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین۔‘‘

(مکتوباتِ احمدؑ، جلد دوم، صفحہ 10، مکتوب بنام حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ خلیفۃ المسیح الاوّل، مکتوب نمبر 2)

آپ نے فنافی اللہ ہونے کی یہ دعا سکھائی۔

اے ربّ العالمین! مَیں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔ رحم فرما۔ اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔

(ماخوذ از مکتوباتِ احمدؑ، جلد دوم، صفحہ 159، مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ، مکتوب نمبر 3)

اب عمومی طور پر ہمیں عالم اسلام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان میں اتحاد پیدا کرے اور ان کے جو دل پھٹے ہوئے ہیں وہ دل جڑ جائیں اور آپس کی دشمنیاں ان کی ختم ہوں اور دشمن ان کی دشمنیوں سے جو فائدہ اٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے ان دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے اور وہ اسلام کو نقصان پہنچانے سے ہر طرح باز رہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں میں مردوں میں، عورتوں میں قناعت پیدا کرے۔ انہیں ہر شر سے بچائے۔ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ اور وہ ہمیشہ وہ نظام جماعت اور نظام خلافت سے چمٹے رہیں۔ اور نظام جماعت کو بھی لوگوں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ واقفین زندگی کو وقف کی روح کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دجّال کے فتنوں اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام طاقتوں کو اور ان کے ہاتھوں کو روکے جو مسلمانوں کو کمزور کرنے کے درپے ہیں اور مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا کے رکھے بلکہ اس کے نتیجہ میں صرف اسلامی دنیا میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں جو ایک خطرناک تباہی آ سکتی ہے اس تباہی سے اللہ تعالیٰ بچائے۔ اللہ تعالیٰ شہدائے احمدیت کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کی، پیچھے رہنے والوں کی خود حفاظت فرمائے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جو کسی بھی لحاظ سے کسی بھی مشکل میں گرفتار ہیں ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائے۔ بیماروں کو شفا عطا فرمائے۔ جو لوگ سیاسی لحاظ سے یا مذہبی لحاظ سے مشکلات میں گرفتار ہیں خاص طور پر مختلف ملکوں میں جماعت کے افراد اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور دشمنوں کے ہاتھوں کو روکے۔

درویشان قادیان، اب درویشان تو بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ قادیان میں رہنے والے بعض لوگ بھی مشکلات میں ہیں، اسی طرح پاکستان میں رہنے والے اور خاص طور پر ربوہ کے لوگ، آجکل حکومت کی طرف سے بھی پاکستان میں احمدیوں کے حالات تنگ سے تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ظالموں سے نجات دے اور اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے۔

اسی طرح پاکستان کے علاوہ ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے احمدیوں پر ظلم کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کے ہاتھوں کو روکے۔

اسی طرح انڈونیشیا میں ابھی تک جہاں جہاں ظالموں کو موقع ملتا ہے وہ احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں بھی انہوں نے ایک جگہ جہاں تھوڑی سی جماعت تھی وہاں ان کو گھروں سے نکال دیا اور وہ بے گھر ہوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمنوں کے شر سے ان کو بچائے۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا اللہ تعالیٰ مسلمان ملکوں کو عقل دے۔ یمن میں دوبارہ بڑے شدید حملے شروع ہو گئے ہیں۔ عراق میں، شام میں فرقوں کے اختلاف کی وجہ سے اور قبیلوں کے اختلاف کی وجہ سے مسلمان مسلمان کی گردن کاٹ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور جس نبی کو یہ ماننے والے ہیں اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی ان کو توفیق عطا فرمائے۔ اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جس مہدی اور مسیح کو بھیجا ہے اس کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ان غلط راستوں پر چلنے سے یہ بچ سکیں اور ان کی دنیا و عاقبت محفوظ ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے جو مختلف تحریکات میں اور جماعتی چندوں میں مالی قربانیاں دے رہے ہیں۔ اسی طرح تبلیغ کے کام کے لئے آجکل ایم ٹی اے بہت بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے کارکنوں کو اور ہمارے کارکنان میں سے جو والنٹیئرز ہیں، رضاکار ہیں ان کو بھی جزا دے اور ان کو پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ ایم ٹی اے افریقہ بھی آجکل بڑا تبلیغ کا کام کر رہا ہے۔ نیا شروع کیا گیا ہے اور اس میں سب مقامی لوگ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو علم اور عرفان میں بھی برکت عطا فرمائے اور وہ بہتر پروگرام بنا کر اسلام کا حقیقی پیغام اپنی قوم کو بھی اور دنیا میں بھی پہنچانے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب الادب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے میری بیعت اس بات پر لی کہ میں نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ دوں گا اور ہر مومن کا خیرخواہ رہوں گا۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

’’ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے عاجز مخلوق کو خدا بنایا، ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘ (روحانی خزائن، جلد 19، کشتی نوح، صفحہ 60)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

حضرت یاسر، حضرت سُمیّہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کی دین اسلام کیلئے قربانیوں کے دلگداز واقعات اور ان کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

یہ وہ صحابہ تھے جنہوں نے حق کیلئے لڑائی کی اور حق کیلئے جان دی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 22رجون 2018ء بمطابق 22راحسان 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ابتدائی اور جانثار صحابی حضرت عمارؓ بن یاسرؓ تھے۔ ان کے والد حضرت یاسرؓ قحطانی نسل کے تھے۔ یمن ان کا اصل وطن تھا۔ اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ مکہ میں اپنے ایک بھائی کی تلاش میں آئے تھے۔ حارث اور مالک یمن واپس چلے گئے مگر حضرت یاسرؓ مکہ میں ہی رہائش پذیر ہو گئے اور ابوحذیفہ مخزومی سے حلیفانہ تعلق قائم کیا۔ ابوحذیفہ نے اپنی لونڈی حضرت سُمیّہ سے ان کی شادی کروا دی جن سے حضرت عمّار پیدا ہوئے۔ ابوحذیفہ کی وفات تک حضرت عمّار اور حضرت یاسرؓ ان کے ساتھ رہے۔ جب اسلام آیا تو حضرت یاسر، حضرت سمیّہ اور حضرت عمّار اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن یاسرؓ ایمان لے آئے۔ حضرت عمّار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ مَیں حضرت صہیب بن سنان سے دارِ اَرقم کے دروازے پر ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارِ اَرقم میں تھے۔ میں نے صہیب سے پوچھا تم کس ارادے سے آئے ہو؟ تو صہیب نے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ان کا کلام سنوں۔ صہیب نے کہا میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ حضرت عمّار کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا۔ ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ہم شام تک وہاں رہے۔ پھر ہم چھپتے ہوئے دارارقم سے باہر آئے۔ حضرت عمّار اور حضرت صہیب نے جس وقت اسلام قبول کیا تھا اس وقت تیس سے زائد افراد اسلام قبول کر چکے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 186 تا 187، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

صحیح بخاری کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا تھا جب آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور حضرت ابوبکر صدیق تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب اسلام ابی بکر الصدیقؓ، حدیث 3857)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان صحابہ کے بارے میں ایک جگہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''مکہ کے چوٹی کے خاندانوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ نے کئی لوگوں کو خدمت کی توفیق دی اور غرباء میں سے بھی کئی لوگوں نے اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت علیؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت حمزہؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ حضرت عثمانؓ چوٹی کے خاندان میں سے تھے۔ اس کے بالمقابل (حضرت) زیدؓ اور (حضرت) بلالؓ اور سمرةؓ اور خبابؓ، صہیبؓ (اور) عامرؓ (اور) عمّارؓ ابوفکیہہ (یہ) چھوٹے سمجھے جانے والوں میں سے تھے۔ گویا بڑے لوگوں میں سے بھی قرآن کریم کے خادم چنے گئے اور چھوٹے لوگوں میں سے بھی (قرآن کریم کے خادم چنے گئے۔)

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد 8، صفحہ 176)

آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ ''حضرت سُمیّہ ایک لونڈی تھیں۔ ابوجہل ان کو سخت دکھ دیا کرتے تھے تا کہ وہ ایمان چھوڑ دیں لیکن جب ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ ہوئی (ان کے ایمان کو کوئی ہلا نہ سکا) تو ایک دن ناراض ہو کر ابوجہل نے ان کی شرمگاہ میں نیزہ مارا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت عمارؓ جو سُمیّہ کے بیٹے تھے انہیں بھی تپتی ریت پر لٹایا جاتا اور انہیں سخت دکھ دیا جاتا۔''　(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 443)

عروہؓ بن زبیر یہ روایت کرتے ہیں تاریخ میں لکھا ہے کہ ''حضرت عمارؓ بن یاسرؓ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنہیں اس لئے تکلیف دی جاتی تھی کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ مُسْتَضْعَفِیْن (یعنی کمزور لوگ جو تھے، قرآن کریم میں جن کمزوروں اور بے بس لوگوں کا ذکر آیا ہے)، یہ وہ لوگ تھے جن کے مکہ میں قبائل نہ تھے اور نہ ان کا کوئی محافظ تھا نہ انہیں کوئی قوت تھی۔ قریش ان لوگوں پر دوپہر کی تیز گرمی میں تشدّد کرتے تھے تا کہ وہ اپنے دین سے پھر جائیں۔''

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 187، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

اسی طرح عمر بن الحکم کہتے ہیں کہ ''حضرت عمارؓ بن یاسرؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت ابوفکیہؓ پر اتنا ظلم کیا جاتا تھا کہ ان کی زبان سے وہ باتیں جاری ہو جاتی تھیں جن کو وہ حق نہیں سمجھتے تھے'' (لیکن دشمن ظلم کر کے ان کے منہ سے وہ باتیں نکلوا لیتے تھے)۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 188، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

اسی طرح روایت میں ہے محمد بن کعب قُرظی بیان کرتے ہیں کہ ''مجھے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو ایک پاجامہ پہنے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے حضرت عمارؓ کی پشت پر ورم اور زخموں کے نشان دیکھے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت عمّار نے بتایا کہ یہ اس ایذا کے نشان ہیں جو قریش مکہ دوپہر کی سخت دھوپ میں مجھے دیتے تھے۔''

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 188، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ ''مشرکین نے حضرت عمارؓ کو آگ سے جلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمارؓ کے پاس سے گزرے تو ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی عَمَّار کَمَا کُنْتِ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ اے آگ تُو ابراہیم کی طرح عمارؓ پر بھی ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جا۔''

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 188، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

پھر روایت میں آتا ہے حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی وادی میں جا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ ہم ابوعمار، عمارؓ اور ان کی والدہ کے پاس آئے۔ ان کو تکالیف دی جا رہی تھیں۔ حضرت یاسرؓ نے کہا کیا ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا؟ آپ نے حضرت یاسرؓ سے فرمایا صبر کرو۔ اور پھر آپ نے یہ دعا بھی کی کہ اے اللہ! آل یاسر کی مغفرت فرما اور یقیناً تُو نے ایسا کر دیا ہے۔'' (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 188، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ ان کی مغفرت ہو گئی جس شدت کے تنگ حالات سے یہ گزر رہے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آل عمار کے پاس سے گزرے ان کو تکلیف دی جا رہی تھی آپ نے فرمایا اے آل عمّار! خوش ہو جاؤ یقیناً تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 188، عمار بن یاسرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)۔ ایک روایت میں ہے آل یاسر کے پاس سے گزرے۔　(استیعاب، جلد 4، صفحہ 1589، یاسر بن عامرؓ مطبوعہ دار الجیل بیروت)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ''سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے سات افراد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمّارؓ اور ان کی والدہ حضرت سُمیّہؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت مقدادؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے ان کے چچا ابوطالب کے ذریعہ سے کروائی اور حضرت ابوبکر کی ان کی قوم کے ذریعہ سے۔'' (یہ جو روایتوں میں تعداد کے لحاظ سے آتا ہے اس میں غلطی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ پہلے آیا ہے کہ تیس آدمی اس وقت تک اسلام قبول کر چکے تھے جب حضرت عمارؓ نے بیعت کی لیکن بہرحال ان کی روایت یہ ہے کہ یہ لوگ تھے یا یہ ایسے لوگ تھے جو سامنے زیادہ تھے اور جن کو تکلیفیں زیادہ دی جاتی تھیں۔) بہرحال یہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت ابوبکر کی ان کی قوم کے ذریعہ سے حفاظت ہوئی اور جو باقی بچے انہیں مشرکین نے پکڑ لیا۔ وہ انہیں لوہے کی زرہیں پہناتے اور دھوپ میں تپنے کے لئے چھوڑ دیتے۔ ان میں سوائے بلال کے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اُن کی خواہش کے مطابق نہ چلا ہو۔ بلال نے تو اپنی ذات کو اللہ کے لئے فنا کر دیا تھا۔ انہیں ان کی قوم کی وجہ سے ذلیل کیا جاتا تھا۔ قریش انہیں بچوں کے حوالے کر دیتے اور وہ انہیں مکہ کی گلیوں میں لئے پھرتے اور وہ اَحد اَحد کہتے جاتے تھے۔'' (مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 76، مسند عبداللہ بن مسعود، حدیث 3832، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت عمارؓ کو مشرکین پانی میں غوطے دے کر تکلیف دیا کرتے تھے۔ یعنی سر پانی میں ڈالتے تھے، مارتے تھے۔ باقی تکلیفیں تو تھیں ہی۔ وہی ٹارچر جو آجکل بھی دنیا میں اپنے مخالفین کو دیا جاتا ہے یا بعض حکومتیں بھی اپنے ملزمان کو دیتی ہیں۔ لیکن بہرحال اس سے بڑا ٹارچر ان کو دیا جاتا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمارؓ کو ملے۔ اس وقت حضرت عمارؓ رو رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عمارؓ کی آنکھوں سے آنسو پونچھنے لگے اور کہنے لگے تمہیں کفار نے پکڑ لیا تھا۔ پھر پانی میں غوطے دیتے تھے اور تم نے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ اگر وہ دوبارہ تمہیں کریں تو تم ان سے وہی بات کہنا۔''
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 188 تا 189، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

اس کی تفصیل سیرۃ خاتم النبیین میں اُور روایتوں کے حوالے سے بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ''عمارؓ اور ان کے والد یاسرؓ اور ان کی والدہ سُمیّہ کو بنی مخزوم جن کی غلامی میں سُمیّہ کسی وقت رہ چکی تھیں اتنی تکالیف دیتے تھے کہ ان کا حال پڑھ کر بدن میں لرزہ پڑنے لگتا ہے۔ ایک دفعہ جب ان فدایانِ اسلام کی جماعت کسی جسمانی عذاب میں مبتلا تھی اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرف آنکلے۔ آپ نے ان کی طرف دیکھا اور دردمند لہجے میں فرمایا۔ صَبْرًا آلَ يَاسِرٍ فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ۔ اے آلِ یاسر (صبر کر) صبر کا دامن نہ چھوڑنا کہ خدا نے تمہاری انہی تکلیفوں کے بدلہ میں تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔ آخر یاسرؓ تو اسی عذاب کی حالت میں جاں بحق ہوگئے اور بوڑھی سُمیّہ کی ران میں ظالم ابوجہل نے اس بے دردی سے نیزہ مارا کہ وہ ان کے جسم کو کاٹتا ہوا ان کی شرمگاہ تک جا نکلا اور اس بے گناہ خاتون نے اسی جگہ تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ اب صرف باقی عمار رہ گئے تھے۔ ان کو بھی ان لوگوں نے انتہائی عذاب اور دکھ میں مبتلا کیا اور ان سے کہا کہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر نہ کروگے اسی طرح عذاب دیتے رہیں گے۔ چنانچہ آخر عمار نے سخت تنگ آکر کوئی نازیبا الفاظ منہ سے کہہ دیئے جس پر کفار نے انہیں چھوڑ دیا۔ لیکن اس کے بعد عمار فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زار زار رونے لگے۔ آپ نے پوچھا کیوں عمار کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا۔ مجھے ظالموں نے اتنا دکھ دیا کہ میں نے آپ کے متعلق کچھ ایسے الفاظ منہ سے کہہ دیئے جو غلط تھے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے دل کا کیسا حال پاتے ہو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا دل تو اسی طرح مومن ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں اسی طرح سرشار ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر خیر ہے خدا تمہاری اس لغزش کو معاف کرے۔''
(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، صفحہ 141)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ''چشمۂ معرفت'' میں ایک ہندو پرکاش دیوجی کی کتاب سے، جو انہوں نے ''سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کے نام سے لکھی تھی، چند عبارتیں تحریر فرمائی ہیں۔ ایک تو آپ نے جماعت کو اس وقت نصیحت کی تھی کہ یہ کتاب خریدو اور پڑھو ایک غیر مسلم کی لکھی ہوئی ہے۔
(ماخوذ از چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 255)

پھر آپ نے فرمایا کہ ''وہ عبارتیں برہمو صاحب کی کتاب کی خلاصہ کے طور پر یہاں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ یہ تحریر فرمایا کہ: ''حضرت کے اوپر یعنی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) جو ظلم ہوتا تھا سے جس طرح بن پڑتا تھا وہ برداشت کرتے تھے مگر اپنے رفیقوں کی مصیبت دیکھ کر ان کا دل ہاتھ سے نکل جاتا تھا'' (اپنے ظلم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برداشت کر لیتے تھے لیکن اپنے ساتھیوں کا ظلم آپ کو بڑا تکلیف دیتا تھا) ''اور بیتاب ہو جاتا تھا۔ ان غریب مومنوں پر ظلم وستم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ لوگ ان غریبوں کو پکڑ کر جنگل میں لے جاتے اور برہنہ کر کے جلتی تپتی ریت میں لٹا دیتے اور ان کی چھاتیوں پر پتھر کی سلیں رکھ دیتے۔ وہ گرمی کی آگ سے تڑپتے۔ مارے بوجھ کے زبان باہر نکل پڑتی۔ بہتیروں کی جانیں اس عذاب سے نکل گئیں۔ انہی مظلوموں میں سے ایک شخص عمارؓ تھا جسے اس حوصلہ اور صبر کی وجہ سے جو اس نے ظلموں کی برداشت میں ظاہر کیا''۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ ''حضرت عمارؓ کہنا چاہئے۔ ان کی مشکیں باندھ کر اسی پتھریلی تپتی زمین پر لٹاتے تھے اور ان کی چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ محمد کو گالیاں دو اور یہی حال ان کے بڈھے باپ کا کیا گیا۔ ان کی مظلوم بی بی سے جس کا نام سُمیّہ تھا یہ ظلم نہ دیکھا گیا اور وہ عاجزانہ فریاد زبان پر لائی۔ اس پر وہ بے گناہ ایماندار عورت جس کی آنکھوں کے روبرو اس کے شوہر اور جوان بچے پر ظلم کیا جاتا تھا برہنہ کی گئی اور اسے سخت بے حیائی سے ایسی تکلیف دی گئی جس کا بیان کرنا بھی داخلِ شرم ہے۔ آخر اس عذاب شدید میں تڑپ تڑپ کر اس ایماندار بی بی کی جان نکل گئی۔''
(سوانح عمری حضرت محمد ﷺ بحوالہ چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 258)

تو یہ خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ہندو کی کتاب میں سے بیان کیا جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بارے میں اور آپ کے صحابہ کے بارے میں لکھی تھی۔

سفیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنے گھر میں عبادت کیلئے مسجد بنائی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 189، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ مدینہ ہجرت کر کے آئے تو حضرت مبشر بن عبد المنذر کے ہاں قیام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ کی مؤاخات قائم فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمارؓ کی سکونت کے لئے ایک قطعہ زمین مرحمت فرمایا۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 189 تا 190، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ ابوسلمہ اور اُمِّ سلمہ نے ہجرت کی اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ چونکہ ان کے حلیف تھے اس لئے وہ بھی ان کے ہمراہ چلے گئے۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ حضرت اُمِّ سلمہ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 3 صفحہ 471، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5720، مطبوعہ دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء)، (مسند احمد بن حنبل، جلد 8 صفحہ 591، مسند ام سلمہؓ زوج النبیؐ، حدیث 27064، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے اور اپنے بیٹے علی بن عبداللہ سے کہا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس جاؤ اور ان کی بات سنو۔ ہم ان کے پاس آئے اور وہ اور ان کا بھائی اپنے ایک باغ میں تھے جسے وہ پانی دے رہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو وہ آئے اور گوٹھ مار کر بیٹھ گئے۔ (چوکڑی مار کے بیٹھ گئے) اور انہوں نے کہا ہم مسجد نبوی بنتے وقت اینٹیں ایک ایک کر کے لاتے تھے اور عمارؓ بن یاسرؓ دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر سے یعنی عمار کے سر سے غبار پونچھا اور فرمایا کہ افسوس! باغی گروہ انہیں مار ڈالے گا۔ عمارؓ ان کو اللہ کی طرف بلا رہا ہوگا اور وہ اس کو آگ کی طرف بلا رہے ہوں گے۔
(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب مسح الغبار عن الرأس فی سبیل اللہ، حدیث 2812)

حضرت عمارؓ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ میں فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 194، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

عبداللہ بن ابی ھذیل سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد بنائی تو ساری قوم اینٹ پتھر ڈھو رہی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمارؓ بھی ڈھو رہے تھے۔ حضرت عمارؓ یہ رجز پڑھ رہے تھے کہ نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ نَبْتَنِي الْمَسَاجِدَا کہ ہم مسلمان ہیں جو مسجدیں بناتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے تھے۔ اَلْمَسَاجِدَا یعنی ساتھ آپ بھی دہرایا کرتے تھے۔ حضرت عمارؓ اس سے قبل بیمار بھی تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آج عمارؓ ضرور مر جائیں گے کیونکہ کام بہت زیادہ کر رہے ہیں اور بیماری سے اٹھے ہیں۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر حضرت عمارؓ کے ہاتھ سے اینٹیں گرا دیں۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 190، عمار بن یاسرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء) اور آپ نے ان سے کہا تم آرام کرو۔ تو انتہائی کمزوری کی حالت میں بھی خدمت سے یہ لوگ محروم نہیں رہنا چاہتے تھے۔

حضرت اُمِّ سلمہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔
(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 191، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت عمار بن یاسرؓ غزوہ بدر اور اُحد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ آپ بیعت رضوان میں بھی شریک تھے۔
(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 124، عمار بن یاسر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

بیعت رضوان وہ بیعت ہے جو صلح حدیبیہ کے موقع پر ہوئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بطور سفیر کے بات کرنے کے لئے مکہ میں بھیجا تو اس وقت انہوں نے، کفار نے، ان کو روک لیا اور مسلمانوں میں یہ مشہور ہوگیا کہ حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ایک کیکر کے نیچے اکٹھا کیا، جمع کیا اور آپ نے فرمایا کہ آج میں تم سب سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں کہ کوئی شخص پیٹھ نہیں دکھائے گا اور اپنی جان پر کھیل جائے گا لیکن یہاں سے نہیں ہٹے گا۔ یہ جگہ نہیں چھوڑے گا۔ اس اعلان پر کہا جاتا ہے کہ صحابہ بیعت یا عہد کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ جب بیعت ہو رہی تھی تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہاتھ ہے کیونکہ اگر وہ ہوتے تو پیچھے نہ رہتے۔ (سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے، صفحہ 761 تا 762)
بہرحال بعد میں یہ خبر غلط نکلی۔ حضرت عثمان آگئے۔ لیکن مسلمانوں نے اس وقت یہ بیعت کی تھی، عہد کیا تھا کہ ہم اپنی جان پر کھیل جائیں گے لیکن اس کا بدلہ ضرور لیں گے کہ ایک سفیر کو، حضرت عثمانؓ کو، جو سفیر کے طور پر گئے تھے ان کو انہوں نے شہید کیا ہے یا قتل کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے حضرت حکم بن عُتَیْبَہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو چاشت کے وقت وہاں پہنچے تھے۔ حضرت عمارؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنانی چاہئے جہاں آپ چھاؤں میں بیٹھ سکیں۔ آرام کر سکیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ حضرت عمارؓ نے چند پتھر جمع کئے اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔ یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو بنائی گئی اور حضرت عمارؓ نے اس کو بنایا۔
(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 126، عمار بن یاسر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جنگ یمامہ میں حضرت عمارؓ کو دیکھا کہ وہ ایک بلند چٹان پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو پکار رہے تھے۔ بڑے بہادر تھے کہ اے مسلمانوں کے گروہ! کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(سورۃ البقرہ: 202)

اے ہمارے ربّ! ہمیں دُنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

میں عمار بن یاسر ہوں۔ آؤ میرے پاس آؤ۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا ایک کان کٹ چکا تھا اور ہل رہا تھا لیکن آپ لڑائی میں مصروف تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 192، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

طارق بن شہاب کہتے ہیں اسی کٹے ہوئے کان کے حوالے سے بنوتمیم کے ایک شخص نے عمارؓ کو اَجْدَعْ یعنی کان کٹا ہوا ہونے کا طعنہ دیا۔ حضرت عمارؓ نے اسے کہا کہ تو نے میرے بہترین کان کو برا بھلا کہا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 192، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

یعنی وہ کان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے قربان ہوا تم اس کو برا کہہ رہے ہو اس کا طعنہ مجھے دے رہے ہو یہ تو میرا بہترین کان ہے۔

حضرت خالدؓ بن ولید بیان کرتے ہیں کہ میرے اور حضرت عمارؓ کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی اور میں نے ان کو کوئی سخت بات کہہ دی۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ میری شکایت کرنے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ اس وقت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری ہی شکایت کر رہے تھے۔ وہاں بھی میں سختی سے پیش آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور کوئی بات نہیں فرما رہے تھے۔ حضرت عمار رونے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا جو عمارؓ سے دشمنی رکھے گا اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمارؓ سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ حضرت خالدؓ بن ولید بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت مجھے دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی بات محبوب نہ تھی کہ کسی طرح حضرت عمارؓ مجھ سے راضی ہو جائیں۔ حضرت خالد کہتے ہیں کہ میں حضرت عمارؓ سے ملا اور ان سے معافی مانگی۔ پس وہ راضی ہو گئے۔

(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 125، عمار بن یاسر مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

اس کی تفصیل ایک جگہ اس طرح بیان ہوئی ہے۔ اَشْتر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خالدؓ بن ولید کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک سریہ پر بھیجا۔ (ایک جنگ میں ایک فوج بھیجی تھی) میرے ہمراہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ بھی تھے۔ اس مہم کے دوران ہم ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جن میں ایک گھرانے نے اسلام کا ذکر کیا۔ حضرت عمارؓ نے کہا یہ لوگ توحید کے ماننے والے ہیں۔ لیکن میں نے ان کی بات کی جانب کوئی توجہ نہ دی اور ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جو دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا۔ حضرت عمارؓ مجھے ڈراتے رہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں یہ بات عرض کروں گا۔ پھر حضرت عمارؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات بتائی۔ پھر جب حضرت عمارؓ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدد نہیں کر رہے یعنی خاموش تھے تو اس حالت میں واپس لوٹ گئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت خالد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوا کر فرمایا کہ اے خالد! عمارؓ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ جو عمارؓ کو برا بھلا کہتا ہے اللہ اس کو برا بھلا کہنے کا بدلہ دیتا ہے اور جو عمارؓ سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے اور جو عمارؓ کو بیوقوف کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بیوقوف کہتا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین، جلد 2، صفحہ 477، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5737، مطبوعہ دارالحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے آنے کی اجازت مانگی۔ نبی ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا پاک اور پاکیزہ شخص خوش آمدید۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ فضل عمار بن یاسر، حدیث 146) یہ اعزاز تھا جو آنحضرت ﷺ نے آپ کو بخشا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمارؓ کو جب بھی دو باتوں میں سے کسی ایک کو کرنے کا اختیار دیا جاتا تو اسی بات کو اختیار کرتا ہے جس میں رشد اور ہدایت زیادہ ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ فضل عمار بن یاسر، حدیث 148)

حضرت عمرو بن شُرَحْبِیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمارؓ بن یاسرؓ کے رگ و پا میں ایمان سرایت کئے ہوئے ہے۔ (سنن النسائی، کتاب الایمان، باب تفاضل اھل الایمان، حدیث 5010)

یعنی مکمل طور پر ایمان میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ دی ہوئی ہے۔

ابراہیم نے علقمہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں شام میں آیا۔ لوگوں نے کہا حضرت ابودرداءؓ کہتے تھے کہ کیا تم میں سے وہ شخص تھا جس کو اللہ نے شیطان سے بچائے رکھا جس طرح اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے فرمایا ہے یعنی حضرت عمارؓ کے بارے میں۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ، حدیث 3287)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری فرمائی تو اس مہم کو پوشیدہ رکھا اور باوجود اس کے کہ صحابہ اس مہم کی تیاری کر رہے تھے لیکن یہ عام نہیں تھا کہ مکہ پر چڑھائی کی جا رہی ہے۔ اس موقع پر ایک بدری صحابی حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے اپنی سادگی اور نادانی میں مکہ سے آئی ہوئی ایک عورت کے ہاتھ ایک خفیہ خط مکہ روانہ کر دیا جس میں مکہ پر حملہ کرنے کی ساری تیاریوں کا ذکر کر دیا۔ وہ عورت خط لے کر چلی گئی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دو تین افراد کے ساتھ جن میں حضرت عمارؓ بن یاسرؓ بھی شامل تھے اس عورت کا پیچھا کرنے اور وہ خط لینے کے لئے روانہ فرمایا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ ”سارہ نام ایک عورت جو کہ مکہ میں رہتی تھی اور خاندان بنی ہاشم کے زیر سایہ پرورش پایا کرتی تھی ان ایام میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے واسطے کوچ کی تیار کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ آئی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں میں مسلمان ہو کر نہیں آئی بلکہ بات یہ ہے کہ میں اس وقت محتاج ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہمیشہ میری پرورش کیا کرتا ہے اس واسطے میں آپ کے پاس آئی ہوں تا کہ مجھے کچھ مالی امداد مل جائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا اور انہوں نے اسے کچھ کپڑا اور روپیہ وغیرہ دیا جس کے بعد وہ واپس اپنے وطن کو روانہ ہو گئی۔ جب روانہ ہونے لگی تو حاطبؓ نے جو کہ اصحاب بدر میں سے تھا اس کو دس درہم دیئے اور کہا کہ میں تجھے ایک خط دیتا ہوں۔ یہ خط اہل مکہ کو دے دینا۔ اس بات کو اس نے قبول کیا اور وہ خط بھی لے گئی۔ اس خط میں حاطبؓ نے اہل مکہ کو خبر کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ۔ وہ عورت ہنوز مدینہ سے روانہ ہی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی الٰہی خبر مل گئی کہ وہ ایک خط لے کر گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بمع عمارؓ اور ایک جماعت کے روانہ کر دیا کہ اس کو پکڑ کر اس سے خط لے لیں اور اگر نہ دے تو اسے ماریں۔ چنانچہ اس جماعت نے اس کو راہ میں جا پکڑا۔ اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ میرے پاس کوئی خط نہیں جس پر حضرت علیؓ نے تلوار کھینچ لی اور کہا کہ ہم کو جھوٹ نہیں کہا گیا۔ بذریعہ وحی الٰہی یہ خبر ملی ہے۔ خط ضرور تیرے پاس ہے۔ تلوار کے ڈر سے اس نے خط اپنے سر کے بالوں میں سے نکال دیا۔ جب خط آ گیا اور معلوم ہوا کہ وہ حاطبؓ کی طرف سے ہے تو حاطبؓ بلایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ تُو نے کیا کیا؟ اس نے کہا مجھے خدا کی قسم ہے جب سے میں ایمان لایا ہوں کبھی کافر نہیں ہوا۔ بات صرف اتنی ہے کہ مکہ میں میرے قبائل کا کوئی حامی اور خبر گیر نہیں۔ میں نے اس خط سے صرف یہ فائدہ حاصل کرنا چاہا تھا کہ کفار میرے قبائل کو دکھ نہ دیں۔ حضرت عمرؓ نے چاہا کہ حاطبؓ کو قتل کر دیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر پر خوشنودی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کرو جو بھی ہو مَیں نے تمہیں بخش دیا۔“

(حقائق الفرقان، جلد 4، صفحہ 528 تا 529)

تو یہ غلطی ان کی نادانستگی میں تھی۔ نیت مسلمانوں کو نقصان پہنچانا نہیں تھا۔

حضرت عمرؓ نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو ایک دفعہ کوفے کا والی بنایا اور اہل کوفہ کے نام حسب ذیل فرمان جاری فرمایا کہ اَمَّا بَعْد مَیں عمارؓ بن یاسرؓ کو امیر اور ابن مسعودؓ کو معلم اور وزیر مقرر کر کے بھیجتا ہوں۔ بیت المال کا انتظام بھی ابن مسعودؓ کے سپرد کیا ہے۔ یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معزز اصحاب میں سے ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھے۔ اس لئے ان دونوں کی فرمانبرداری اور اطاعت اور پیروی کرو۔ میں نے ابن اُمّ عبد (حضرت عبداللہؓ بن مسعود) کے بارے میں تمہیں اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔ میں نے عثمان بن حُنَیف کو السواد (عراق کا علاقہ جس کو بیان کیا گیا ہے کہ اس کی سرسبزی اور شادابی کی وجہ سے سواد کہا جاتا ہے) پر مامور کر کے بھیجا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 193، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

پھر اہلِ کوفہ کی شکایت کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو معزول کر دیا۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے بعد میں ان سے پوچھا کہ کیا ہمارا تمہیں معزول کرنا ناگوار تو نہیں گزرا تھا؟ حضرت عمارؓ نے کہا کہ آپ نے کہا ہے، پوچھ لیا ہے تو مجھے تو اُس وقت بھی ناگوار معلوم ہوا تھا۔ اچھا نہیں لگا تھا جب آپ نے مجھے عامل بنایا تھا لیکن بنا دیا تھا۔ اطاعت تھی اس لئے میں بن گیا۔ اور اس وقت بھی ناگوار گزرا ہے جب مجھے معزول کیا گیا۔“

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 194، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

ناگوار بیشک گزرا لیکن بولے نہیں اور ہٹنے پر بھی کامل اطاعت کی یہاں تک کہ جب حضرت عمرؓ نے خود پوچھا ہے تو پھر جو دل میں تھا جو سچائی تھی وہ بیان کر دیا۔

حضرت عثمان کے خلاف فتنہ پھیلانے والے منافقین اور باغیوں نے جب مدینہ میں شورش برپا کی تو بدقسمتی سے اپنی سادگی کی وجہ سے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ بھی ان کے جھانسے میں آ گئے، دھوکہ میں آ گئے گو کہ عملی طور پر

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(سورۃ البقرۃ: 173)

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

”درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 38)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

انہوں نے کسی بھی قسم کا ان کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ ’’صرف تین شخص مدینہ کے باشندے ان لوگوں کے ساتھ تھے۔ ایک تو محمدؓ بن ابی بکرؓ جو حضرت ابوبکرؓ کے لڑکے تھے اور مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ بوجہ اس کے کہ لوگ ان کے باپ کے سبب ان کا ادب کرتے تھے ان کو خیال پیدا ہو گیا تھا کہ میں بھی کوئی حیثیت رکھتا ہوں ورنہ نہ ان کو دنیا میں کوئی سبقت حاصل تھی، نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی، نہ بعد میں ہی خاص طور پر دینی تعلیم حاصل کی۔ حجۃ الوداع کے ایام میں پیدا ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ابھی دودھ پیتے بچے تھے۔ چوتھے سال ہی میں تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے اور اس بے نظیر انسان کی تربیت سے بھی فائدہ اٹھانے کا ان کو موقع نہیں ملا۔ دوسرا شخص محمد بن ابی حذیفہ تھا۔ یہ بھی صحابہ میں سے نہ تھا۔ اس کے والد یمامہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے اور حضرت عثمانؓ نے اس کی تربیت اپنے ذمہ لے لی تھی اور بچپن سے آپ نے اسے پالا تھا۔ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو اس نے آپ سے کوئی عہدہ طلب کیا۔ آپ نے انکار کیا۔ اس پر اس نے اجازت چاہی کہ میں کہیں باہر جا کر کوئی کام کروں۔ آپ نے اجازت دے دی اور یہ مصر چلا گیا۔ وہاں جا کر عبداللہ بن سبا کے ساتھیوں سے مل کر حضرت عثمانؓ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا شروع کیا۔ جب اہل مصر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو یہ ان کے ساتھ ہی آیا تھا مگر کچھ دور تک آ کر واپس چلا گیا اور اس فتنہ کے وقت مدینہ میں نہیں تھا۔ تیسرے شخص عمارؓ بن یاسرؓ تھے۔ یہ صحابہ میں سے تھے اور ان کے دھوکہ کھانے کی وجہ یہ تھی‘‘، (حضرت مصلح موعود نے اس کی وضاحت فرمائی ہے) کہ یہ سیاست سے باخبر نہیں تھے۔ (سیاست بالکل نہیں آتی تھی) جب حضرت عثمانؓ نے ان کو مصر بھیجا کہ وہاں کے والی کے انتظام کے متعلق رپورٹ کریں تو عبداللہ بن سبا نے ان کا استقبال کر کے ان کے خیالات کو مصر کے گورنر کے خلاف کر دیا اور چونکہ وہ گورنر ایسے لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ایام کفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کی تھی اور فتح مکہ کے بعد اسلام لایا تھا اس لئے آپ بہت جلد ان لوگوں کے قبضے میں آ گئے‘‘ (یعنی یہ گورنر کیونکہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر چکا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت تھی اس کی وجہ سے ان لوگوں نے، مخالفین نے، حضرت عثمانؓ کے اور گورنر کے خلاف جو باتیں کیں تو آپ ان لوگوں کی باتوں میں آ گئے اور سمجھا کہ یہ پہلے ہی مخالفت کر چکا ہے تو اب بھی شاید اس کے دل نے صحیح طرح اسلام قبول نہیں کیا اور یہ ایسی حرکتیں کرتا ہوگا۔ بہرحال) ’’والی کے خلاف بدظنی پیدا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ حضرت عثمانؓ پر بھی انہوں نے ان کو بدظن کر دیا مگر انہوں نے عملاً فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا کیونکہ باوجود اس کے کہ مدینہ پر حملہ کے وقت یہ مدینہ میں موجود تھے سوائے اس کے کہ اپنے گھر میں خاموش بیٹھے رہے ہوں اور ان مفسدوں کا مقابلہ کرنے میں انہوں نے کوئی حصہ نہ لیا ہو عملی طور پر انہوں نے فساد میں کوئی حصہ نہیں لیا۔‘‘ یہ ہے ان کی کمزوری کہ مدینہ میں ہونے کے باوجود مفسدوں کے خلاف کوئی حصہ نہیں لیا۔ ان کو روکا نہیں۔ لیکن عملاً انہوں نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا) ’’اور ان مفسدوں کی بداعمالیوں سے ان کا دامن (اس لحاظ سے) بالکل پاک ہے۔‘‘ (اسلام میں اختلافات کا آغاز، انوار العلوم، جلد 4، صفحہ 314 تا 315)

حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت عمارؓ بن یاسرؓ حضرت علیؓ کے ہمراہ رہے اور ان کے ساتھ جنگ جَمل اور جنگ صِفّین میں شریک ہوئے۔ ابوعبدالرحمٰن اَلسُّلَمی کہتے ہیں کہ ’’جنگ صِفّین میں ہم حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ مَیں نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو دیکھا کہ وہ جس طرف بھی جاتے یا جس طرف بھی رُخ کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے پیچھے جاتے گویا وہ ان کے لئے ایک جھنڈے کے طور پر تھے۔

(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 126، عمار بن یاسر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ صِفّین میں میں نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو دیکھا۔ (یہ وہ جنگ ہے جو حضرت علیؓ اور امیر معاویہ، جو شام کا گورنر تھا، ان کے درمیان ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا) آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں۔ طویل القامت تھے۔ آپ کا رنگ گندم گوں تھا۔ حضرت عمارؓ کے ہاتھ میں نیزہ تھا آپ کا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اس نیزے کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین جنگیں لڑی ہیں۔ یہ چوتھی جنگ ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ لوگ ہمیں مار مار کر ھَجَر کی کھجور کی شاخوں تک پسپا کر دیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ ہم حق پر ہیں اور یہ لوگ غلطی پر ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 194، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

(المستدرک علی الصحیحین، جلد 2 صفحہ 480، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب عمار بن یاسرؓ، حدیث 5745 مطبوعہ دار الحرمین للطباعۃ والنشر والتوزیع 1997ء)

ابوالبختری کہتے ہیں کہ جنگ صِفّین کے موقع پر حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے کہا کہ میرے پینے کے لئے دودھ لاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تم دنیا میں جو آخری مشروب پیو گے وہ دودھ ہو گا۔ چنانچہ دودھ لایا گیا۔ حضرت عمارؓ نے دودھ پیا اور پھر آگے بڑھ کر لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 195، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمارؓ کے پاس دودھ لایا گیا تو حضرت عمارؓ ہنسے اور کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سب سے آخری مشروب جو تم پیو گے وہ دودھ ہو گا۔ (خوشی تھی کہ آج میں اس حالت میں شہید ہو رہا ہوں)۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 195، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے جنگ صِفّین کے موقع پر فرمایا۔ جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے اور پیاسا چشمہ پر پہنچ جائے گا۔ آج مَیں اپنے پیاروں سے ملوں گا۔ آج مَیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گروہ سے ملوں گا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 195، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

عبدالرحمن بن اَبزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ نے صِفّین کی طرف جاتے ہوئے دریائے فرات کے کنارے یہ کہا کہ اے اللہ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں اپنے آپ کو اس پہاڑ سے نیچے پھینک دوں تو میں ایسا کر گزرتا اور اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تیری خوشنودی اس میں ہے کہ میں یہاں بہت بڑی آگ جلا کر اس میں اپنے آپ کو گرا دوں تو میں ایسا ہی کرتا۔ اے اللہ! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تیری خوشنودی اس میں ہے کہ مَیں اپنے آپ کو پانی میں گرا دوں اور اس میں اپنے آپ کو غرق کر دوں تو مَیں یہی کرتا۔ میں صرف تیری رضا کی خاطر یہ جنگ کر رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے ناکام نہ کرنا اور میں صرف تیری رضا ہی چاہتا ہوں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 195، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو ابوغادِیہ مُزَنی نے شہید کیا تھا اس نے انہیں ایک نیزہ مارا جس سے وہ گر پڑے۔ پھر ایک اور شخص نے حضرت عمارؓ پر حملہ کر کے ان کا سر کاٹ لیا اور پھر یہ دونوں جھگڑتے ہوئے معاویہ کے پاس آئے۔ ہر شخص کہتا تھا کہ میں نے انہیں قتل کیا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا (یہ اس وقت معاویہ کے ساتھ تھے، صحابی تھے لیکن اس وقت یہ بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے بہرحال معاویہ کے پاس تھے لیکن نیکی تھی جو اس بیان سے ظاہر ہوتی ہے) حضرت عمروؓ بن العاص نے کہا کہ اللہ کی قسم دونوں صرف آگ کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ (یعنی انہوں نے حضرت عمارؓ کو جو شہید کیا ہے اور ہر ایک جو کہتا ہے دعویٰ کر رہا ہے کہ میں نے شہید کیا ہے تو تم دونوں صرف آگ کے بارے میں جھگڑ رہے ہو) حضرت معاویہؓ نے حضرت عمروؓ بن عاص کی یہ بات سن لی۔ جب دونوں شخص واپس چلے گئے تو معاویہؓ نے حضرت عمروؓ بن عاص سے کہا کہ جیسا تم نے کہا ہے میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ لوگوں نے ہمارے لئے اپنی جانیں تک قربان کر دی ہیں اور تم ان دونوں سے یہ بات کر رہے ہو کہ تم آگ کے بارے میں جھگڑ رہے ہو۔ حضرت عمروؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! بات تو ایسی ہی ہے اللہ کی قسم! تم بھی اسے جانتے ہو اور مجھے تو یہ پسند ہے کہ میں اس سے بیس سال پہلے ہی مر گیا ہوتا‘‘ اور یہ موقع نہ آتا کہ جب ہم اس طرح لڑیں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 196، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

حضرت عمارؓ کی وفات حضرت علی کے عہد خلافت میں یعنی جنگ صِفّین میں صفر 37 ہجری میں 94 سال کی عمر میں ہوئی۔ بعضوں کے نزدیک 93 سال یا 91 سال عمر ہے۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کی تدفین صِفّین میں ہی ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 200، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)، (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 127، عمار بن یاسر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

یحی بن عابِس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو شہید کیا گیا اس وقت انہوں نے کہا کہ مجھے میرے کپڑوں میں دفن کرنا کیونکہ میں دادخواہ ہوں گا۔ حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ کو ان کے کپڑوں میں ہی دفن کیا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 198، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)، (اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 127، عمار بن یاسر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

ابواسحاق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اور ہاشمؓ بن عتبہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمارؓ کو آپ نے اپنے قریب رکھا اور ہاشم کو ان کے آگے اور دونوں پر ایک ہی مرتبہ پانچ یا چھ یا سات تکبیریں کہیں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 198، عمار بن یاسرؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1990ء)

تو یہ تھے وہ صحابہ جنہوں نے حق کے لئے لڑائی کی اور حق کے لئے جان دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کا تھوڑا سا کچھ اور بھی ذکر ہے۔ کچھ واقعات ہیں، روایات ہیں وہ انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’میں جانتا ہوں کہ اعمال کی توفیق رفتہ رفتہ ملتی ہے
لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک ایمان قوی نہ ہو کچھ نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 226)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہماری اصلاح کیلئے جو انتظام فرمایا اس میں ایک جلسہ سالانہ کا انتظام بھی ہے تا کہ ہم اپنی علمی، اعتقادی اور عملی بہتری اور ترقی کے سامان کرسکیں۔اس وقت مَیں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف وقتوں میں کہے گئے بعض ارشادات پیش کروں گا جو آپ نے اپنے ماننے والوں کی اصلاح اور بہتری اور ان کے معیار تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے اور ان کی عملی حالتوں کو بہتر کرنے کیلئے ارشاد فرمائے

خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت، بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق کی نگہداشت اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کرنے، نماز، توبہ واستغفار اور اعلیٰ اخلاق کے حصول اور تقویٰ اختیار کرنے اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے اور افراد جماعت میں باہمی اخوت و ہمدردی کو اختیار کرنے اور اپنے اندر عملی پاک تبدیلیاں کرنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم تاکیدی نصائح

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28/اگست 2017ء بروز جمعۃ المبارک سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں افتتاحی خطاب

(قسط 2-آخری)

پھر ایک موقع پر آپ نے جماعت کو استغفار، توبہ اور نماز کی طرف توجہ دلائی اور اسی طرح اخلاق کے اعلیٰ حصول کی طرف بھی توجہ دلائی۔ فرمایا کہ ’’جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرّع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔‘‘ اب خاص طور پر یہاں مَیں کہوں گا عہدیداروں کو بھی، واقفین کو بھی کہ ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ عام احمدی کو بھی عام طور پر توجہ کرنی چاہئے۔ فرمایا ’’کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔‘‘ اور جیسا کہ چند دن پہلے ہی رمضان گزرا ہے اس میں ہر ایک ان دعاؤں کا تجربہ کر چکا ہے۔ مجھے کئی لوگ اپنے تجربات کے متعلق خط لکھتے ہیں۔ پس ان دعاؤں کی تاثیر ہوتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور مستقل اٹھانا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اُس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔‘‘ فرمایا ’’پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔‘‘ بیہودہ قسم کی باتیں، فضول باتیں، لوگوں کو تکلیف دینے والی باتیں، استہزاء، طنز اس قسم کی باتوں سے زبان پاک رکھو۔ فرمایا ’’زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے۔‘‘ اگر زبان پاک کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے قریب آ جائے گا، تمہارے گھر کے دروازے پر آ جائے گا۔ ’’جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟‘‘ فرمایا ’’پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوقِ عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔‘‘

فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو اِن امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا‘‘۔ فرمایا ’’ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہیں ہیں بلکہ ’برتوکّل زانوئے اشتر ببند۔‘‘ (یعنی توکّل کے لئے ضروری ہے کہ اونٹ کا گھٹنا بھی باندھا جائے)۔ ’’پر عمل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے معلوم ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (الشّمس:10) ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’وہی خدا کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا، توبہ اور استغفار کا نہ توڑے۔‘‘ وہی خدا تعالیٰ کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا توبہ اور استغفار کا نہ توڑے ’’اور عمداً گناہ نہ کرے۔‘‘ مسلسل دعا، توبہ اور استغفار کرتے رہو اور جان بوجھ کر کوئی گناہ نہ کرو تبھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے امیدوار ہو سکتے ہو۔ فرمایا: ’’گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہٹاتی ہے۔‘‘ اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت ہو گی، اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت ہو گی تو پھر گناہ سے بچو گے اس لئے اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرو۔ فرمایا ’’صوفی کہتے ہیں کہ سعید کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں دیتے۔‘‘ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ’’بعض کے حالات سنے ہیں کہ انہوں نے دعا کی کہ کوئی ہیبت ناک نظارہ ہو تا کہ دل میں رقّت اور درد پیدا ہو۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسے موقعوں پر ہمیشہ بچا لیتا ہے جبکہ بلائیں عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہوں۔‘‘ اور وہ لوگ بھی بچائے جاتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے حقیقی پیرو ہیں۔ جو ان کی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کرنے والے ہیں اور اس کا حق ادا کرنے والے اور اسکی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق اسکے بندوں کے حق ادا کرنے والے ہیں۔ پس ہمیں آجکل کے زمانہ میں جو حالات دنیا کے ہو رہے ہیں اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں ’’پس اس سے بچنے کیلئے یہی علاج ہے کہ دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے۔ جو خدا کی طرف بھاگتا ہے اور اضطرار کے ساتھ امن کا جُویاں ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 245 تا 247، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ دن بھی بڑے سخت ہیں۔ دنیا کی حالت بتا رہی ہے کہ یہ اپنی تباہی کی طرف بڑی تیزی سے جا رہی ہے۔ ایسے میں ہمارے بچنے اور دنیا کو بچانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اپنی دعاؤں کی طرف توجہ کریں، توبہ اور استغفار کی طرف توجہ کریں اور اپنی عبادتوں کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کریں۔ اللہ تعالیٰ اسکی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر توبہ واستغفار اور نماز کے بارے میں مزید ہدایت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا: ’’استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے۔‘‘ انسانوں کی تو یہ حالت ہے کسی کا گناہ کرو، کسی سے کوئی قصور کرو تو ساری عمر گناہ اور دشمنی رکھتا ہے ’’اور گو زبانی معاف کر دینے کا اقرار بھی کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔‘‘ انسان کا تو یہ حال ہے کہ ظاہراً معاف بھی کر دیا لیکن کبھی موقع ملا تو پھر کبھی نہ کبھی اظہار ہو ہی جاتا ہے اور وہ پرانی تکلیف پھر یاد آ جاتی ہے۔ فرمایا ’’یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع بہ رحمت فرماتا ہے۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔‘‘ یہ آپ نے اپنی جلسے کی تقریر میں فرمایا تھا کہ ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ ’’نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقّت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں۔ بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا یا ناراض۔‘‘ یہ بہت اہم نکتہ ہے۔ ہر کام کرنے سے پہلے اگر انسان یہ سوچ لے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس فعل سے راضی ہو گا یا ناراض ہو گا تو گناہوں کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ غلط باتوں کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ بداخلاقیوں کی طرف جا ہی نہیں سکتا۔ فرمایا ’’نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکّریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں‘‘۔ فرمایا ’’بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔ نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مُرکّب صورت کا نام نماز ہے۔ اُس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اِس غرض اور مقصد کو مدّنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا‘‘۔ اگر یہ صورتحال ہے تو فرمایا کہ پھر ایسی نماز کا فائدہ کوئی نہیں۔ فرمایا ’’پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا وے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔ اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اُس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کیلئے دعا کرو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 247 تا 248، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان) دین کیلئے بھی دعا کرو دنیا کیلئے بھی دعا کرو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح جھکو کہ اس کا خوف بھی ہو اور اس کی محبت بھی ہو۔

پھر ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ متقی ہمیشہ خوش قسمت ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدّنظر رکھیں جو مَیں بیان کرتا ہوں۔‘‘ فرمایا ’’مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جناب الٰہی کو ان امور کی پرواہ نہیں۔‘‘ اللہ تعالیٰ کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے۔ فرمایا کہ ’’اس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزّز و مکرّم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعتِ اتقیاء ہے خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔‘‘ فرمایا ’’خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت

ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔‘‘(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 238 تا 239، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

اس نکتے کو سمجھ کر جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں وہاں اپنی گھریلو زندگیوں کو بھی جنت بنا سکتے ہیں۔

پھر اس بات کا اظہار فرماتے ہوئے کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد آپ علیہ السلام ہم میں کیا انقلاب دیکھنا چاہتے ہیں آپ فرماتے ہیں ’’اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے۔‘‘ اگر اپنے آپ میں کوئی پاک تبدیلی پیدا کرو گے تو محتاج نہیں ہو جاؤ گے کہ دنیا کی چالاکیاں ہم نے چھوڑ دیں، ہوشیاریاں ہم نے چھوڑ دیں تو شاید ہم دنیاداروں کے محتاج ہو جائیں نہیں۔ فرمایا یہ نہ سوچو تم ’’یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔‘‘ یہ بھی تمہیں خیال نہیں آنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف دل لگاؤ گے تو دشمن پیدا ہو جائیں گے یا دنیاداروں کے محتاج ہو جاؤ گے۔ نہیں۔ فرمایا ’’نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار رہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کیلئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔‘‘ فرمایا ’’مختصر یہ کہ خدا خود ان کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے۔ یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ وہ حیّ وقیّوم ہے۔ اس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟‘‘ آپ سوال فرما رہے ہیں۔ فرمایا ’’کبھی نہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کے لیے حیرت انگیز امر نہ تھا؟ کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوح اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی؟ اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں۔‘‘ فرمایا ’’اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں۔ دیکھو مجھ پر خون اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدّعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا۔ اِبْرَاء۔ (بے قصور ٹھہرانا) پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف کرو۔‘‘ فرمایا ’’اگر مصیبت سر پر آ پڑی اُس وقت توبہ کیا فائدہ دے گی؟‘‘ فرمایا کہ ’’بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ مَیں نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ ایک بڑا میدان ہے۔ اس میں ایک بڑی نالی کھدی ہوئی ہے جس پر بھیڑیں لٹا کر قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے بیٹھے ہیں اور آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے حکم کا انتظار کرتے ہیں۔ مَیں پاس ٹہل رہا ہوں‘‘۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’میں پاس ٹہل رہا ہوں۔ اتنے میں مَیں نے پڑھا۔ قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡ لَا دُعَآؤُکُمۡ (الفرقان: 78) یہ سنتے ہی انہوں نے جھٹ چھری پھیر دی۔ بھیڑیں تڑپتی ہیں اور وہ قصاب انہیں کہتے ہیں کہ تم ہو کیا؟ گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ وہ نظارہ اِس وقت تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔‘‘ فرمایا ’’غرض خدا بے نیاز ہے۔ اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے‘‘ فرمایا ’’جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اسے راضی کرنا چاہئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اس وقت عذابِ الٰہی کو دیکھ کر توبہ واستغفار شروع کی، اس سے کیا فائدہ ہوگا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔‘‘(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 263 تا 264، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

فرماتے ہیں ’’پس قبل از وقت عاجزی کرو گے تو ہماری دعائیں بھی تمہارے لئے نیک نتیجے پیدا کریں گی۔‘‘ پہلے عاجزی کرو گے تو پھر فرمایا کہ ہماری دعائیں بھی تمہارے لئے نیک نتیجہ پیدا کریں گی۔ ’’لیکن اگر تم غافل ہو گئے تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ خدا کو ہر وقت یاد رکھو اور موت کو سامنے موجود سمجھو۔‘‘ فرماتے ہیں ’’دیکھو تم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت تیار کرتے ہو تو فائدہ کی امید ہوتی ہے۔ اسی طرح پر امن کے دن محنت کیلئے ہیں۔ اگر اب خدا کو یاد کرو گے تو اس کا مزا پاؤ گے۔ اگرچہ زمینداری اور دنیا کے کاموں کے مقابلہ میں نمازوں میں حاضر ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے اور تہجد کے لئے اَور بھی۔ مگر اب اگر اپنے آپ کو اس کا عادی کر لو گے تو پھر کوئی تکلیف نہ رہے گی۔‘‘

دعائیں کرنے کیلئے نصیحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’دیکھو اب کام تم کرتے ہو۔ اپنی جانوں اور اپنے کنبہ پر رحم کرتے ہو۔ بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ جس طرح اب ان پر رحم کرتے ہو یہ بھی ایک طریق ہے کہ نمازوں میں ان کیلئے دعائیں کرو‘‘ کہ ظاہری رحم تو تم کرتے ہو، ان کی خواہشات پورا کرنے کی کوشش کرتے ہو، ان کو تکلیف میں دیکھ کے تمہیں رحم آتا ہے تو ایک طریق یہ بھی ہے کہ نمازوں میں ان کیلئے دعائیں کرو۔ ’’رکوع میں بھی دعا کرو۔ پھر سجدہ میں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اِس بلا کو پھیر دے اور عذاب سے محفوظ رکھے۔‘‘

یہ جو دنیا کے حالات ہیں اگلی نسلوں کو بچانے کیلئے آج ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں اپنی نسلوں کیلئے بھی دنیا کے لئے بھی جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ اس بلا کو پھیر دے۔‘‘ یہ دعا کرو ’’اور عذاب سے محفوظ رکھے۔ جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔ یہ کبھی ممکن نہیں ہے کہ دعائیں کرنے والا غافل پلید کی طرح مارا جاوے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے۔ وہ اپنے صادق بندوں اور غیروں میں امتیاز کر لیتا ہے۔ ایک پکڑا جاتا ہے دوسرا بچایا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پورے طور پر تم میں سچا اخلاص پیدا ہو جاوے۔‘‘(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 266، ایڈیشن 1985ء، مطبوعہ انگلستان)

پھر جماعت کو اخوّت اور ہمدردی کی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی‘‘ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی، پھلے پھولے گی نہیں ’’جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔‘‘ جس کو طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے، فرمایا ’’مَیں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس کیلئے دعا کرے، محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔‘‘ فرمایا ’’جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔‘‘ مددگار بن جاتے ہیں، ہاتھ پاؤں ہو جاتے ہیں ’’اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔‘‘ فرمایا ’’ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔‘‘ اپنے بچوں کی پردہ پوشی انسان کرتا ہے ’’اور اس کو الگ سمجھایا جاتا ہے‘‘ کہ یہ تم نے بُری بات کی ہے۔ اگر غلط بات کی ہے تو۔ ’’بھائی کی پردہ پوشی (کی جاتی ہے)‘‘ اپنے بھائی کے متعلق کبھی نہیں چاہتا ’’کہ اس کیلئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟‘‘ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک جماعت بنا کے بھائی بنا دیا تو پھر بھائیوں کے کیا یہی حقوق ہیں کہ ان کی پردہ پوشی نہ کی جائے۔ فرمایا ’’دنیا کے بھائی اخوّت کا طریق نہیں چھوڑتے۔‘‘ دنیا کے عام بھائی جو ہیں وہ بھی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’مَیں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ ان کی اباحت کی زندگی ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’بعض وقت انسان جانور بندر یا کتّے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔‘‘ آپس میں پھوٹ پڑی ہو یہ اچھا طریق نہیں۔ ’’خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق نعمت واخوّت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوّت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوّت وہ یہاں قائم کرے گا۔‘‘ فرمایا ’’خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ (آل عمران: 56)‘‘۔ فرمایا ’’مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایّام ہیں ہر ایک شخص کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔‘‘(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 348 تا 349، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ اس کا اظہار بھی ایک موقع پر بڑے درد کے ساتھ آپ نے فرمایا۔ بہت ساری باتیں ہم نے سنیں۔ ایک اَور پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کیلئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی۔ جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے۔‘‘ فرمایا ’’کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں کہ شکر اَلحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حُرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کیلئے کھڑا کیا ہے‘‘ فرمایا ’’پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔‘‘ کہ ضرورت کوئی نہیں مسیح موعود کے آنے کی۔ مان لیا لیکن عمل یہ ہے کہ ہمیں فرق کوئی نہیں پڑا ماننے نہ ماننے سے۔ فرمایا ’’پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سُود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنی ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں‘‘۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری اغراض و مقاصد یہی ہیں ’’کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔‘‘ فرمایا ’’یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بِدُوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔‘‘ فرمایا ’’پس اسکی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 370 تا 371، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہماری عملی حالتوں کو ویسا بنائے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ ہم اسلام کی تعلیم کا حقیقی نمونہ بننے والے ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے والے اور ان کی ادائیگی کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے اوامر و نواہی کو تلاش کر کے اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں اور جلسہ کے ان دنوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر یاددہانی کرواتا ہوں کہ جلسہ کے ان دنوں میں خاص طور پر جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بہت دعائیں کریں۔ ان مجبوروں کیلئے بھی دعائیں کریں جو اپنے ملکوں میں سختیوں کی وجہ سے کھل کر اپنے ایمان کا اظہار نہیں کر سکتے، اپنے جلسے منعقد نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کیلئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ دنیا جس تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اس کے اس تباہی سے بچنے کیلئے بھی دعا کریں تا کہ یہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانے اور اپنے آپ کو تباہی سے بچا لے۔ اب آپ دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 13 / اکتوبر 2017)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے، حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 جنوری 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے کس دیرینہ خادم کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دو دن پہلے ایک دیرینہ خادم سلسلہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہاں کے وقت کے مطابق پرسوں رات کو تقریباً دس بجے ان کی وفات ہوئی۔ 85 سال ان کی عمر تھی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کا کیا رشتہ تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے روحانی اور جسمانی دونوں رشتوں کا اعزاز بخشا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے انکے یہ پوتے تھے اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے وہ پوتے ہیں جنہوں نے اپنے والد سے پہلے آپؑ کی بیعت کی تھی۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مرحوم سے اپنے ذاتی تعلق کی بنا پر ان کی کس خوبی کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مَیں خود بھی اس بات کو جانتا ہوں اور بڑا گہرا ذاتی تعلق بھی مرزا خورشید احمد صاحب سے تھا۔ ان کو اچھی طرح دیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے عاجزی سے اپنے وقف کو نبھانے اور اپنے کام سرانجام دینے کی کوشش کی۔ کبھی خاندانی تفاخر کا اظہار نہیں کیا۔ گزشتہ سال جلسہ پر یہاں آئے ہوئے تھے تو انجام بخیر ہونے کی فکر کا اظہار کیا۔ وقف کی روح کو سمجھتے تھے اور سمجھتے ہوئے کام کرنے والے بزرگ تھے۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے کیا ذاتی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 12 ستمبر 1932ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ 21 اپریل 1945ء کو انہوں نے وقف زندگی کا فارم پُر کیا۔ میٹرک قادیان کے ہائی اسکول سے کیا۔ پھر ٹی آئی کالج سے تعلیم حاصل کی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے انگلش کیا۔ 10 ستمبر 1956ء کو بطور واقف زندگی آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ کو جوائن کیا اور 17 سال شعبہ انگریزی میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ 1964ء میں انگلش Phonetic کورس کیلئے برٹش کونسل کی سکالر شپ پر ایک سال کیلئے انگلستان آئے اور لیڈز یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔

سوال حضور انور نے محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کی کیا جماعتی خدمات پیش فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 1974ء کے ہنگامی حالات میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ معاونت کی یعنی ان کی خدمت کیلئے ہمہ وقت وہیں رہتے تھے۔ نادار اور یتیم بچوں کیلئے حضرت مصلح موعودؓ کے قائم کردہ 'دارالاقامۃ النصرت' کے 1978 سے جولائی 1983ء تک آپ نگران رہے۔ 30 اپریل 1973ء کو آپ ناظر خدمت درویشاں مقرر ہوئے اور یکم مئی 1976ء سے 1988ء تک آپ نے بطور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔ مختلف کمیٹیوں کے ممبر بھی رہے۔ اکتوبر 1988ء سے ستمبر 1991ء تک بطور ناظر امور عامہ اور اگست 1992ء سے مئی 2003ء تک ناظر امور خارجہ رہے۔ اور اس کے بعد میں نے ان کو ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ربوہ بھی مقرر کیا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کے نکاح کے موقع پر آپ کا کس محبت بھرے انداز میں تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کا نکاح 26 دسمبر 1955ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پڑھایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان میں سے وقف ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچے کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ چنانچہ ان کا یہ لڑکا ایم اے میں پڑھ رہا ہے۔ ابھی پاس تو نہیں ہوا (یعنی ایم اے مکمل نہیں کیا) مگر انگریزی میں ایم اے کا امتحان دے رہا ہے اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے اور فرمایا کہ ترجمانی میں بھی کام آئیں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی اولاد کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو چھ بیٹوں سے نوازا اور چار بیٹے ان کے واقف زندگی ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں۔ ایک نظارت تعلیم میں نائب ناظر ہیں۔ انہوں نے پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک مشیر قانونی کے دفتر میں اسسٹنٹ کے طور پہ ہیں انہوں نے لاء (Law) کیا ہوا ہے۔ ذیلی تنظیموں میں بھی مختلف حیثیتوں سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ 2000ء سے 2003ء تک صدر انصار اللہ پاکستان بھی رہے۔

سوال آپ کے بیٹے ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ سے آپ کی محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے ایک بیٹے ڈاکٹر مرزا سلطان احمد لکھتے ہیں کہ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے بہت زیادہ محبت تھی۔ چند سال قبل ان کو دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ یہ سفر پہ اوکاڑہ گئے ہوئے تھے۔ راستے میں تکلیف بڑھ گئی۔ کہنے لگے کہ سارا راستہ مَیں یہ دعا کرتا رہا کہ مَیں ربوہ پہنچ جاؤں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قدموں میں جان نکلے۔ یعنی وہ بستی جہاں آپ دفن ہیں اور جو آپ نے آباد کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے عشق و محبت کی یہ کہانی تھی۔

سوال آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعلق کیا فکر دامنگیر رہتا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اکثر کہا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے مخالفین کا بغض بہت زیادہ ہے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ سے بھی زیادہ ہے کیونکہ مخالفین کا یہ خیال ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نظام جماعت بنایا اور مضبوط کیا ہے۔ اگر آپ نظام جماعت نہ بناتے تو جماعت مخالفین کے خیال میں ختم ہو جاتی۔ گو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے یہ تو چلنی تھی اور یہ سب کچھ ہونا تھا لیکن بہت سارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ آپ نے جماعت کو ایک مضبوط اور مربوط نظام دے دیا۔

سوال حفظ مراتب کا آپ کس طرح خیال رکھا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے بیٹے مرزا عدیل احمد لکھتے ہیں کہ مقامی ربوہ کی رپورٹس جب ہم بھجواتے تو بعض دفعہ یا کسی دن یہ بے احتیاطی ہو گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صرف (ص) لکھ دیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ 'علیہ السلام' پورا لکھا گیا۔ اس پر آپ نے خاص طور پر توجہ دلائی کہ حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھا کریں۔

سوال ناظر اعلیٰ بننے کے بعد آپ نے کس طرح اپنے فرائض کو ادا کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو لوگ اپنی خوشیوں میں، شادیوں کے موقعوں پر بطور ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی بلاتے تھے تو ضرور جاتے تھے کہ اب یہ میرے فرائض میں داخل ہو گیا ہے۔ وفات وغیرہ پر بھی، غمی کے موقع پہ بھی لوگوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ پھر ضرورتمندوں کو بیماروں کو پوچھنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور باوجود بیماری کے، وقت پر دفتر آنا اور پورا وقت رہنا، کام کرنا ان کا خاص شیوہ تھا۔

سوال آپ کو کیا کیا اعزازات حاصل تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے وقت ربوہ سے کراچی تک آپ اس قافلے میں شامل تھے۔ 2010ء میں لاہور کے سانحہ میں باوجود بیماری کے ہنگامی حالات میں آپ نے بڑی ہمت سے تمام معاملات کو سنبھالا۔ آپ کو اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی نماز جنازہ پڑھانے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ اسی طرح آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو غسل دینے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خلیفہ بننے کے بعد آپ کی الیس اللہ والی انگوٹھی گم ہو گئی تھی آپ کو اسے تلاش کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق ملی۔

سوال مکرمہ فوزیہ شمیم صاحبہ بنت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے آپ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرمہ فوزیہ شمیم صاحبہ کہتی ہیں کہ ناظر اعلیٰ بننے کے بعد ان کی خوبیاں نمایاں ہو کر سامنے آئیں۔ نہایت عاجز خادم دین تھے۔ میں نے بارہا آپ کو کام سے فون کئے۔ اگر میٹنگ میں ہوتے تو پھر دوبارہ فون کر لیتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ میرے پاس اچانک مریم شادی فنڈ کی درخواست آئی اور فوری مطالبہ ہوا۔ میں فون کرتی اور معذرت کرتی اور مجبوری بتاتی انتہائی تحمل سے کہتے کہ امیر صاحب سے پیسے لے لو یا خود انتظام کر لو رقم بھجوا دوں گا۔ بڑے ہمدرد تھے۔ میں نے جب بھی آپ سے مشورہ مانگا بڑا صحیح مشورہ دیا۔ انتہائی دعا گو تھے۔

سوال خواجہ مظفر صاحب مربی نظارت علیا نے آپ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خواجہ مظفر صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے طویل صبر آزما بیماری کا نہایت حوصلے اور وقار کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ انتہائی مہربان، باپ سے بڑھ کر شفیق، رحمدل اور خدمت خلق کے انتہائی مقام پر فائز تھے۔ انتہائی محسن، متحمّل مزاج، چہرے پر تبسّم، عاجز، چشم پوشی اور درگذر کرنے والے تھے۔ کسی شکایت کنندہ کے شکوہ یا کسی کے حسب منشاء خواہش کی تکمیل نہ ہونے پر ہمیشہ پیار سے توجہ دلاتے۔ دیر تک بڑے تحمّل سے بات سنتے۔ آپ کا تحمل، بردباری اور وسعت حوصلہ دیکھ کر رشک آتا تھا۔ آپ کا حافظہ بھی بڑا قابل تعریف تھا۔ سوچ مدبّرانہ تھی۔ سینکڑوں خطوط اور رپورٹس روزانہ مشاہدہ کرتے۔ دفتری معاملات میں پوری دسترس تھی۔

سوال مکرم ملک محمد افضال صاحب مربی سلسلہ نے آپ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ملک محمد افضال صاحب کہتے ہیں کہ چہرہ جھکائے مسجد میں بیٹھنا۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں باقاعدگی سے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں درس قرآن کریم میں غرق ہونا۔ اگر کوئی صاحب ان کے پاس اپنا مسئلہ پیش کرتا تو اس کے مسئلہ کو خوشی اور تسلّی سے سننا اور اس کے مسئلہ کا حل بتانا یہ تمام مشاہدات ہیں جو ربوہ کا ہر باسی روز مشاہدہ کرتا تھا۔

سوال صاحبزادہ مرزا انس صاحب نے آپ کو کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ انہوں نے ان کے بارے میں لکھا کہ بھائی خورشید تمام عمر خلافت کے قدموں میں بیٹھ کر آخری وقت تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور بیشمار فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ انہوں نے تو اپنا حق پورا کر دیا۔ یہ انہوں نے بالکل صحیح لکھا ہے۔ یقیناً انہوں نے اپنا حق پورا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنے حق پورے کرنے اور نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2018ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد یوسف خان صاحب مرحوم (وانڈزورتھ، یو.کے)

18/اپریل 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق لدھیانہ سے تھا اور شادی کے بعد پشاور آ گئی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ پشاور میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں علاقائی صدر لجنہ کے ساتھ دورہ جات پر بھی جایا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، با اخلاق، بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ رمضان میں اعتکاف بھی بیٹھا کرتی تھیں۔ 1991ء میں یُوکے شفٹ ہو گئی تھیں۔ یہاں آ کر بھی جماعتی خدمات بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب پشاوری (کارکن بُک شاپ مسجد فضل لندن) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ڈاکٹر مبارک محمود برلاس صاحب (لاہور)

15/مارچ 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مرزا برکت علی صاحب کے پوتے ہیں جنہیں کانگڑہ کے زلزلہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے آپ کے صحابہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ غریب پرور، مہمان نواز، بہت حلیم طبع، تقویٰ شعار، دعا گو، اور عبادت گزار انسان تھے۔ جماعتی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ وصیت کا چندہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ پہ توکّل غیر معمولی تھا۔ اپنی اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ رحمی رشتہ داروں سے بہت پیار کا سلوک تھا۔ تمام چندے باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم سلیم احمد شریفی صاحب (ساہیوال)

24/فروری کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا حضرت سید عظیم شاہ صاحبؓ کے ذریعہ ہوا۔ مرحوم جوانی سے ہی عبادت گزار اور تہجد کے پابند تھے۔ نہایت درد اور الحاح سے ہر ایک کے لئے دعا کرنے والے تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ خطبات کو باقاعدگی کے ساتھ بڑی محبت سے سنتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(3) مکرم کامران الحق صاحب

ابن مکرم احسان الحق خان صاحب (لاہور)

2/دسمبر 2017ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم بہت اچھے اخلاق کے مالک، رحم دل اور بے ضرر انسان تھے۔ طبیعت میں عاجزی پائی جاتی تھی۔ اپنے حلقہ میں بطور سائق خدمت کی توفیق پائی۔

(4) مکرم محمود احمد باجوہ صاحب

ابن مکرم ثناء اللہ باجوہ صاحب (دارالفضل ربوہ)

یکم دسمبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ چک نمبر p-46 رحیم یار خان میں عرصہ 20 سال تک مقیم رہے۔ 1947ء کے ہنگامی حالات میں مخالفین کی طرف سے بہت سی تکلیفیں دی گئی اور نقصان پہنچایا گیا مگر آپ ثابت قدم رہے۔ چندہ جات میں پہل کیا کرتے تھے۔ ذریعہ معاش کاشتکاری تھا۔ آپ مکرم لقمان احمد کشور صاحب انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن کے ماموں تھے۔

(5) مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب المعروف حنیف لاہوریا (دارالرحمت وسطی ربوہ)

27/دسمبر 2017ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے نانا حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو قادیان سے بہت لگاؤ تھا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ غریبوں اور مسکینوں کی خفیہ طور پر مدد کیا کرتے تھے۔

(6) مکرم ماسٹر محمد اسلم تنویر صاحب

ابن مکرم غلام محمد صاحب (گوجرانوالہ)

12/جنوری 2018ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق دیندار اور مخلص فیملی سے تھا۔ سلسلہ اور خلافت سے محبت کرنے والے تھے۔ جب بھی انہیں کوئی ذمہ داری دی گئی اسے احسن طریق سے نبھایا۔ آخری ایام میں وقف عارضی کر کے خدمت بجالا رہے تھے۔

(7) مکرمہ تاج بی بی صاحبہ

اہلیہ مکرم چوہدری صادق علی سندھو صاحب (ربوہ)

27/جنوری 2018ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ آپ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ باہمنی ضلع فیصل آباد خدمت کی توفیق ملی۔

(8) مکرم حفیظ احمد ججہ صاحب (نصیر آباد رحمٰن ربوہ)

26/جنوری 2018ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نابینا تھے اور مجلس نابینا کے فعّال رکن تھے۔ باجماعت نمازوں کے پابند اور مالی قربانی کرنے والے بڑے صابر و شاکر انسان تھے۔ اپنا کام خود کیا کرتے تھے۔ چار پائی، اور کرسی بننے کا ہنر جانتے تھے۔ گرنے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آئی پھر سنبھل نہ سکے۔

(9) مکرم محمود خاں رانا صاحب ایڈووکیٹ (دارالعلوم وسطی ربوہ)

30/دسمبر 2017ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے تین سال بطور صدر محلہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کا سارا عرصہ ربوہ میں گزارا۔ مقامی عدالت میں کام کے علاوہ قضاء ربوہ کیلئے بھی اپنی خدمات باقاعدگی سے پیش کرتے رہے۔ خلافت کے ساتھ اطاعت کا تعلق تھا۔

(10) مکرم میجر منیر احمد صاحب (ڈیفنس لاہور)

29/دسمبر 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ڈیفنس میں اپنے حلقہ طاہر کے امام الصلوٰۃ کے علاوہ سیکرٹری زراعت کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خُطبہ نکاح فرمودہ
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19/جولائی 2016ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ تحسینہ نصیر کا ہے جو واقفۂ نو ہیں اور مکرم مبارک احمد نصیر صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح اطہر اقبال انجم واقف نو ابن مکرم طاہر افضال انجم صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ماریہ شکیل رحمٰن بنت مکرم مجیب الرحمٰن شکیل صاحب کا ہے جو عزیزم علیم احمد فضل ابن مکرم محمد دین صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے بھائی، منیب الرحمٰن ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4/مئی 2018)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو
ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔‘‘ (ترمذی)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

’’مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین
قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔‘‘ (مسند احمد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور
اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8721: میں فضل محمد ولد مکرم شیر دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن گدلی ڈاکخانہ بھانگوان ضلع امرتسر صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک میر — العبد: فضل محمد — گواہ: ناصر خادم

مسل نمبر 8722: میں قانتہ بیگم زوجہ مکرم انیس احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن کھیرا کلموٹ ضلع روپڑ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/50,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حیدر علی — الامۃ: قانتہ بیگم — گواہ: ناصر احمد خادم

مسل نمبر 8723: میں پردیپ خان ولد مکرم بھولا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مستری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن بریٹا ضلع مانسہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رنومبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تنویر خادم — العبد: پردیپ خان — گواہ: شوکت علی

مسل نمبر 8724: میں سُکھپال بیگم زوجہ مکرم بھولا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن بریٹا تحصیل بوڈلاڈا ضلع مانسہ صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رنومبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 تولہ 22 کیریٹ، نقدی 1 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پردیپ خان — الامۃ: سکھپال بیگم — گواہ: شوکت علی

مسل نمبر 8725: میں صوفیہ کوثر زوجہ مکرم محمد اقبال الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ملے پلی ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 رمارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 تولہ 24 کیریٹ، زیور نقرئی 1.5 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ — الامۃ: صوفیہ کوثر — گواہ: احسان غوری

مسل نمبر 8726: میں میر احمد عامر ولد مکرم میر احمد ظفر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ردسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال احمد شریعت — العبد: میر احمد عامر — گواہ: شیخ عبد اللطیف

مسل نمبر 8727: میں شیخ ممتاز زوجہ مکرم شیخ فصیح الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 رفروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 تولہ 22 کیریٹ (بشمول 2 تولہ بصورت حق مہر) زیور نقرئی 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد خان — الامۃ: شیخ ممتاز — گواہ: شیخ غالب

مسل نمبر 8728: میں عاصمہ تسنیم زوجہ مکرم انس احمد شرق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ملے پلی ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 راپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/1,20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انس احمد شرق — الامۃ: عاصمہ تسنیم — گواہ: محمد محمود

مسل نمبر 8729: میں انس احمد شرق ولد مکرم مقصود احمد شرق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن ملے پلی (افضل گنج) ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 راپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 کار (ہیونڈائی سینٹرو) قیمت ایک لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ

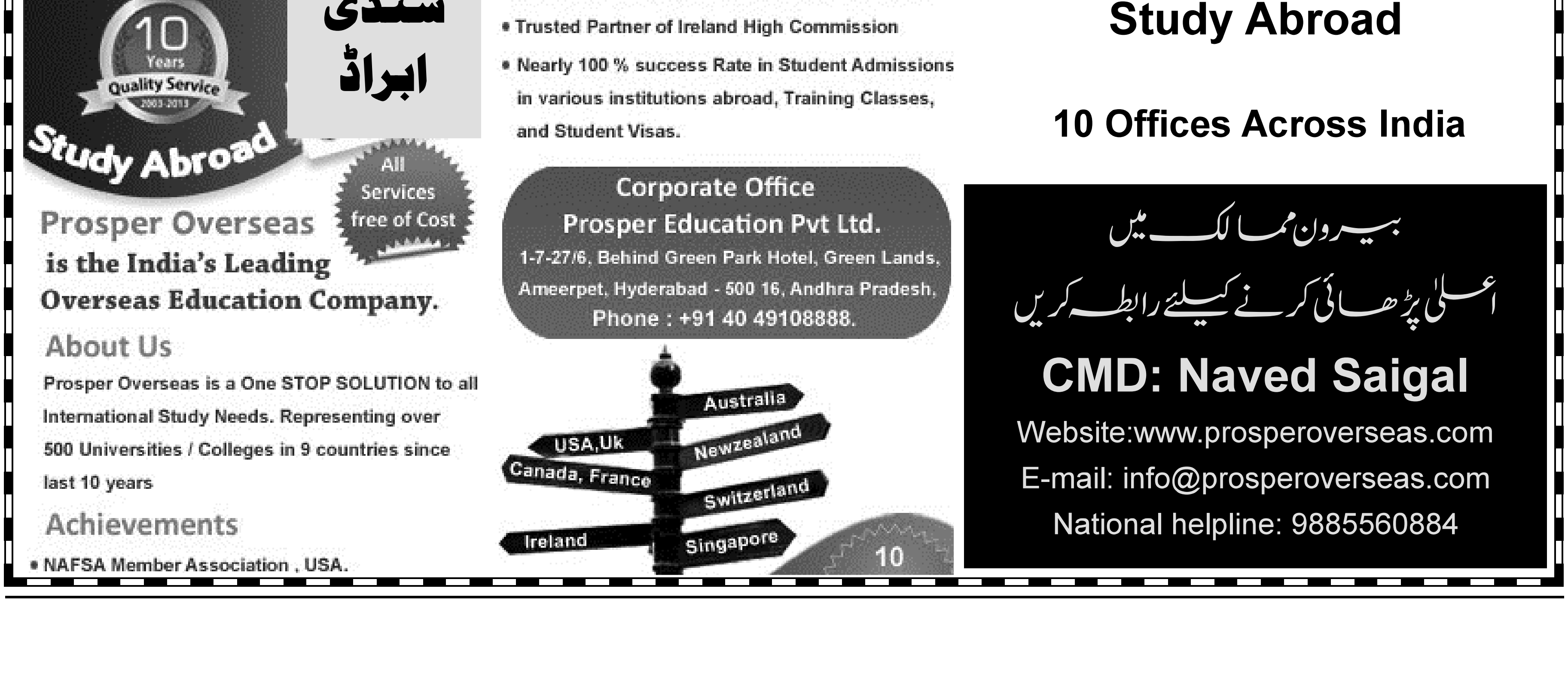

وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احسن احمد غوری　　العبد: انس احمد شرق　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8730: میں محمد احسان احمد قریشی ولد مکرم محمد یوسف قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن افضل گنج ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/78,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احسن احمد غوری　　العبد: محمد احسان احمد قریشی　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8731: میں محمد نذیر ولد مکرم محمد یعقوب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 48 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن جماعت احمدیہ پالاکرتی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین 1.5 ایکڑ، 1 مکان رقبہ 2.5 گونٹ (سروے نمبر 487)، 1 پلاٹ 80 گز (سروے نمبر 490)۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ　　العبد: محمد نذیر　　گواہ: محمد نورالدین

مسل نمبر 8732: میں شیخ سبینہ بنت مکرم شیخ مجیب الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن جماعت احمدیہ وشاکھا پٹنم صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد　　الامۃ: شیخ سبینہ　　گواہ: شیخ غالب

مسل نمبر 8733: میں شیخ حسینہ بنت مکرم شیخ مجیب الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن حیمہ کیسل (ڈور نمبر 58-12-19/1/1.G2) ضلع وشاکھا پٹنم صوبہ آندھرا پردیس، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/اگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 سیٹ 20.793 گرام، 1 انگوٹھی 3 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی پایل 5 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ　　الامۃ: شیخ حسینہ　　گواہ: شیخ غالب

مسل نمبر 8734: میں امتہ الشاہدہ پروین زوجہ مکرم محمد مصطفیٰ کندوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جماعت احمدیہ نبڈاپلی ضلع نلگنڈہ صوبہ تلنگانہ، مستقل پتہ: جماعت احمدیہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22/مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 تولہ 22 کیریٹ (متبادل حق مہر)، زیور نقرئی 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ　　الامۃ: امتہ الشاہدہ پروین　　گواہ: محمد مصطفیٰ

Prop. Tanveer Akhtar　　8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

مسجد مبارک سیالکوٹ کے المناک سانحہ پر

(ابن کریم، پاکستان)

جو ظالموں نے چلائے تیشے　　وہ زخم سارے نہال رکھنا
لہو کی جب بھی پڑے ضرورت　　تو سر کو نیزے پہ ڈال رکھنا
گرائی اس نے ہیں جو بھی اینٹیں　　وہ ٹکڑا ٹکڑا سنبھال رکھنا
خبیث طینت ہے مولوی کی　　تم اپنی اعلیٰ مثال رکھنا
وطن ہے ثانی مسیح کا یہ　　یہاں پہ اعلیٰ خصال رکھنا
عدو تمہیں جب بھی گالیاں دے　　زبان اپنی سنبھال رکھنا
جہاں سے گزرے تھے میرے آقا　　وہاں پہ سر کا رومال رکھنا
نہ ڈگمگائیں قدم تمہارے　　سنبھل کر چلنا خیال رکھنا
جو میرے نقشِ قدم کو لے گا　　مرے صحابہ سا حال رکھنا
یہ ساری باتیں حدیث میں ہیں　　نہ دل میں کوئی ملال رکھنا
تمہارے سجدے قبول ہیں سب　　اَحد اَحد ہی مآل رکھنا
ان آنسوؤں کا تو سسکیوں کا　　زیاں نہ کرنا سنبھال رکھنا
یہ مسکراہٹ نہ چھن سکے گی　　تو خود کو ہر دَم نہال رکھنا
ہیں غزوہ ہند میں حضورؐ شامل　　بصد مبارک یہ فال رکھنا
رہے عبادت ہمیشہ قائم　　پیامِ مرشد سنبھال رکھنا

ضروری اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دُنیا کے کونوں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے بھجوائیں۔ جامعہ احمدیہ کیلئے داخلہ ٹیسٹ مورخہ 15/جولائی 2018 کو لیا جائے گا۔

داخلہ کیلئے درج ذیل شرائط ہیں:

(1) میٹرک پاس طالب علم کیلئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔ (2) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت طلباء کا انٹرویو اور تحریری ٹیسٹ لے گی اور جامعہ احمدیہ کیلئے select کریگی۔ تحریری ٹیسٹ میں قرآن مجید، اسلام، احمدیت، دینی معلومات، اُردو، انگریزی اور جنرل نالج سے متعلق سوالات ہونگے۔ (3) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلباء کا نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل ٹیسٹ ہوگا۔ تحریری ٹیسٹ، انٹرویو اور میڈیکل ٹیسٹ میں پاس ہونے والے طلباء کو سیدنا حضور انور کی منظوری سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے گا۔ (4) گریجوئیٹ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترجیح دی جائے گی۔

ضلعی امراء کرام، امراء جماعت، صدور صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ ذہین اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے نیک طلباء کا انتخاب کر کے اُنہیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تیاری کروائیں اور جلد سے جلد ایسے طلباء کے داخلہ فارم پُر کروا کر دفتر وقف نو بھارت میں بھجوائیں۔

داخلہ فارم بذریعہ mail منگوانے کیلئے ایڈریس: qdnwaqfenau@gmail.com

Incharge Waqf-e-Nau Department
Office Waqf-e-Nau India (Nazarat Taleem)
MTA Building, Civil Lines,Qadian, Dist. Gurdaspur, Punjab (INDIA) Pin-143516
Contact : 01872-500975, 9988991775

(ناظر تعلیم و صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER　Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۝لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۝ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

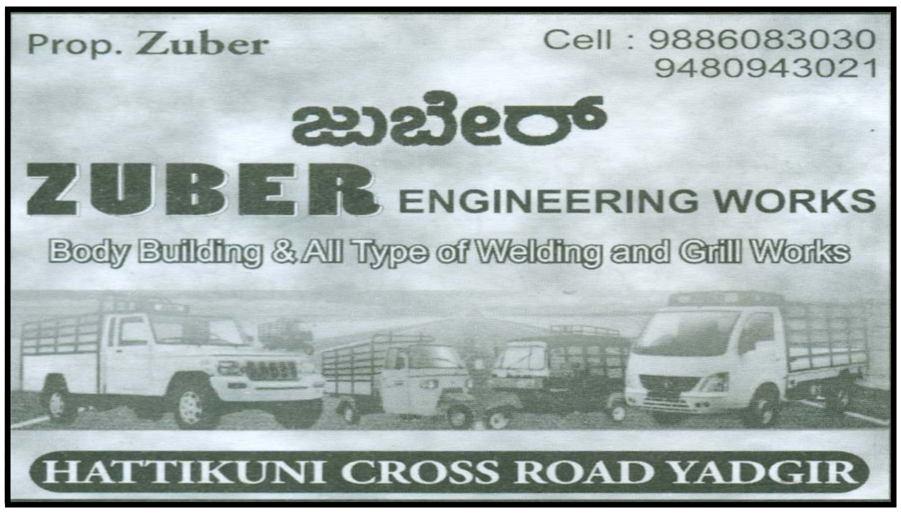

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

☆ جماعت احمدیہ دہرادون میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم محمود الحسن صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم افضال احمد صاحب نے کی۔ مکرم برہان الدین صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالستار، مبلغ انچارج دہرادون)

☆ جماعت احمدیہ سرینگر میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو بعد نماز ظہر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بشیر احمد مشتاق صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ نظم مکرم حسیب ثاقب صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شکیل احمد شاہ صاحب، مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب، اور مکرم لئیق احمد نائک صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(خورشید احمد وانی، امیر جماعت احمدیہ سرینگر)

☆ جماعت احمدیہ پونچھ میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو صدر جماعت احمدیہ پونچھ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مختار احمد ظفر صاحب نے کی۔ صدر محترم نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ عزیز یاسر احمد اور نصیر احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رفیق احمد، مبلغ سلسلہ پونچھ)

☆ جماعت احمدیہ سجان میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم نعمت احمد صاحب امیر ضلع ہاتھرس کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم درویش علی صاحب نے کی۔ نظم مکرم شان الرحمن صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ابرار احمد صاحب، مکرم محمد سعید صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم شان الرحمن صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد سعد، مبلغ سلسلہ)

☆ جماعت احمدیہ علی گڑھ میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم اصلاح الدین صاحب صدر جماعت علی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بشارت احمد صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ نظم مکرم کامران احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم بشارت احمد صاحب معلم سلسلہ نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رشید احمد، مبلغ انچارج علی گڑھ)

☆ جماعت احمدیہ بانوچھاپر ضلع بیتیاہ مغربی چمپارن صوبہ بہار میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ ادریس، قائد مجلس خدام الاحمدیہ بیتیاہ)

☆ جماعت احمدیہ گلبرگہ میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم محمد عمر استاد صاحب صدر جماعت گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نور الحق خان، مبلغ انچارج گلبرگہ)

☆ جماعت احمدیہ کشمنڈی، ضلع مالدا، صوبہ بنگال میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم عباس علی صاحب صدر جماعت کشمنڈی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں باسکوری، پالسہار اور لکھی پور کے احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح جماعت پانی شالرا اور آٹھ کوڑا میں بھی جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔

(فیروز احمد ندیم، مبلغ انچارج کشمنڈی)

☆ جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو بمقام ’’الحق بلڈنگ‘‘ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس میں تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کی۔ نظم عزیز عطاء الکریم نے پڑھی۔ بعدہ یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

☆ جماعت احمدیہ اَبھے پوری، ضلع بونگائی گاؤں صوبہ آسام میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم انور حسین صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ابوالکلام صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم عزیزم فرحان احمد نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ناظم الدین صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (امان علی، مبلغ سلسلہ اَبھے پوری آسام)

☆ جماعت احمدیہ شولا پور میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم عبدالمالک صاحب امیر جماعت شولا پور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ طاہر صاحب نے کی۔ نظم مکرم محبوب رمضان شیخ صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم نور شیخ صاحب، عزیزم مصطفیٰ محبوب شیخ، مکرم خورشید احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(جعفر علی خان، معلم سلسلہ شولا پور)

☆ جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں مورخہ 27 ؍مئی 2018 کو مکرم مجیب احمد سندی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سلمان احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم عطاء السلام صاحب نے پڑھی۔ بعدہ یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ (حافظ تنویر الحق، مربی سلسلہ ساونت واڑی)

واقفین و واقفات نو قادیان کی تربیتی نشست کا انعقاد

مورخہ 18 ؍جون 2018 کو بعد نماز عشا لجنہ ہال میں مکرم شمیم احمد غوری صاحب انچارج شعبہ وقف نو بھارت کی زیر صدارت کالجز اور یونیورسٹی میں زیر تعلیم واقفین نو کی ایک تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ انچارج صاحب شعبہ وقف نو نے واقفین نو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت النصرت لائبریری میں کالجز اور یونیورسٹیز میں زیر تعلیم واقفات نو کی ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے واقفات نو کا تربیتی جائزہ لیا۔ بعدہ خاکسار اور مکرم طاہر بیگ صاحب سیکرٹری وقف نو قادیان نے پردہ کی رعایت سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پاکیزہ نصائح کی روشنی میں تقریر کی۔ اس پروگرام میں 15 واقفین اور 22 واقفات نے شرکت کی۔

(سید مبشر احمد عامل، قائم مقام سیکرٹری وقف نو قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے ضرورتمندوں کو رِلیف کی تقسیم

مورخہ 24 ؍جون 2018 کو مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کی جانب سے جکور کے بعض ضرورتمندوں میں کپڑے تقسیم کیے گئے۔ پروگرام کے مطابق صبح بعد نماز فجر خدام دو گاڑیوں میں سامان رکھ کر جکور پہنچے اور وہاں سے خدام کو ساتھ لے کر علاقہ کے تقریباً 60 ؍افراد مرد و زن کو کپڑے تقسیم کئے گئے۔ بعدہ ایک مختصر اجلاس بھی منعقد ہوا جس میں صدر جماعت احمدیہ جکور اور خاکسار نے تقریر کی اور جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا۔

(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

پولیس کمشنر ممبئی کی طرف سے عید ملن پارٹی اور احمدیہ مسلم وفد کی شرکت

مورخہ 22 ؍جون 2018 کو پولیس کمشنر ممبئی کی جانب سے آزاد میدان ممبئی cst میں عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا جس میں ممبئی شہر کی تمام مسلم تنظیموں کے نمائندگان کو مدعو کیا گیا تھا۔ جماعتی وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم مسرت احمد منڈا سگر صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی اور مکرم عارف خان نائک نائب مبلغ انچارج ممبئی بھی شامل تھے۔ پروگرام کے بعد ایک خوشگوار ماحول میں حکومت کے اعلیٰ عہدے داران کے ساتھ ملاقات ہوئی۔

(حلیم احمد، مبلغ انچارج ممبئی)

ضلع پٹنہ و گیا کی جماعتوں میں نماز عید الفطر کی ادائیگی

جماعت احمدیہ پٹنہ میں مورخہ 16 ؍جون 2018 کو خاکسار نے صبح نو بجے نماز سنٹر میں عید کی نماز پڑھائی اور سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الفطر کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح احمدیہ مسلم مشن گیا میں مکرم شیخ خالد صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید پڑھائی۔ نیز جماعت احمدیہ گنگا ہارہ میں مکرم آدم حسین صاحب معلم سلسلہ اور جماعت احمدیہ پتلہ پور میں مکرم منیر الاسلام صاحب معلم سلسلہ نے نماز عید پڑھائی۔

(سید وحید الدین احمد، مبلغ انچارج ضلع پٹنہ و گیا)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

کشتی نوح کو
پڑھنے اور سنانے کا جماعتوں میں انتظام ہونا چاہئے۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ؍اپریل 2018)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’صرف اعتقادی اصلاح فائدہ نہیں دے سکتی
جب تک کہ اعمال کی اصلاح بھی ساتھ نہ ہو۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ؍اپریل 2012)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 12-July-2018 Issue. 28

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلنشین ودلگداز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6؍جولائی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض صحابہ ایسے ہیں جن کے بہت ہی مختصر حالات ملتے ہیں لیکن جنگ بدر میں شامل ہونے سے انکا جو مقام ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اسلئے چاہے چند سطر کا ہی ذکر ہو وہ بیان ہونا چاہئے۔

ایک صحابی سُبیع بن قیس بن ھیشہ ہیں۔ آپ انصاری اور خزرجی تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شامل ہوئے۔ آپکی والدہ کا نام خدیجہ بنت عمر بن زید ہے۔ آپکا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ تھا جو بچپن میں فوت ہو گیا۔ حضرت عبادہ بن قیس اور زید بن قیس آپکے بھائی تھے۔

ایک صحابی حضرت انیس بن قتادہ ہیں۔ غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ ایک روایت ہے کہ خنساء بنت خدام بوقت شہادت آپ کے نکاح میں تھیں۔

ایک صحابی حضرت ملیل بن وبرہ ہیں۔ آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو عجلان سے تھا۔ آپ کی اولاد میں زید اور حبیبہ تھیں جن کی والدہ ام زید بنت نزلہ بن مالک تھیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک صحابی حضرت نوفل بن عبداللہ بن نزلہ ہیں۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ غزوہ احد میں آپ شہید ہوئے۔ ایک صحابی حضرت ودیعہ بن عمرو ہیں۔ آپ کا تعلق بنوجہینہ سے تھا جو بنونجار کے حلیف تھے آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

ایک صحابی حضرت یزید بن منذر بن سرح ہیں۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنوخزرج سے تھا اور بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ایک صحابی ہیں حضرت خارجہ بن حمیر اشجعی۔ آپ کا تعلق قبیلہ اشجع سے تھا اور قبیلہ بنوخزرج کے حلیف تھے آپ کے بھائی کا نام عبداللہ بن حمیر ہے جو کہ غزوہ بدر میں آپ کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ ایک صحابی حضرت سراقہ بن عمر ہیں۔ ان کی وفات جمادی الاول 8 ہجری میں جنگ موتہ میں ہوئی۔ آپ کا تعلق انصار کے معزز قبیلہ بنونجار سے تھا۔ آپ نے غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور خیبر میں شرکت کی نیز ان کو صلح حدیبیہ اور عمرۃ القضاء کے موقع پر بھی آنحضرت ﷺ کی رفاقت حاصل رہی۔ حضرت سراقہ بن عمرو ان خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جن کو بیعت رضوان میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

ایک صحابی حضرت عباد بن قیس ہیں۔ ان کی بھی وفات 8 ہجری میں جنگ موتہ میں ہوئی۔ حضرت عباد حضرت ابودرداء کے چچا تھے حضرت عباد غزوہ بدر احد خندق خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ صلح حدیبیہ میں بھی آپ شریک تھے۔ ایک صحابی حضرت ابوالزیاح بن ثابت بن نعمانہ ہیں۔ ان کی وفات 7 ہجری میں ہوئی۔ غزوہ بدر اُحد خندق اور حدیبیہ میں شریک ہوئے اور غزوہ خیبر 7 ہجری میں شہید ہوئے۔

ایک صحابی حضرت آنسہ ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ حبشی غلام تھے۔ حضرت آنسہ اسلام کے آغاز میں ہی مشرف باسلام ہوئے اور ہجرت کے زمانہ میں مدینہ گئے اور حضرت سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے اور جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری آپ کا مرغوب مشغلہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

ایک صحابی حضرت ابوکبشہ سلیم ہیں۔ ان کی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں ہوئی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ فارسی غلام تھے۔ آپ بدری صحابی ہیں۔ آپ نے شروع میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت کی اجازت ملنے پر مدینہ چلے گئے۔ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

ایک صحابی حضرت مرصد بن ابی مرصد ہیں۔ صفر تین ہجری میں مقام رجیع میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ بدر کے روز یہ گھوڑے پر حاضر ہوئے جس کا نام سبل تھا۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ حضرت مرصد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس فوجی دستہ کے سالار تھے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجیع کی طرف روانہ فرمایا تھا اور بعض کا خیال ہے کہ اس دستہ کی کمان حضرت عاصم بن ثابت کے پاس تھی۔

ایک صحابی حضرت ابومرصد بن عاص بن الحسین غنوی ہیں۔ ان کی وفات 12 ہجری میں ہوئی۔ آپ شام کے رہائشی تھے۔ انہوں نے آغاز میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت کی اجازت کے بعد مدینہ آ گئے۔ حضرت ابو مرصد تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابومرصد کو تاریخ میں یہ مقام بھی حاصل ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے فتح مکہ سے قبل ایک عورت کے ذریعہ مکہ والوں کو ایک خفیہ پیغام بھجوایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کی برآمدگی کیلئے جو دستہ روانہ فرمایا ان میں ایک سوار حضرت ابومرصد تھے۔

ایک صحابی ہیں حضرت سلیط بن قیس بن عمرو۔ ان کی وفات 14 ہجری میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور آپ کی اونٹنی بنو عدی کے گھر کے پاس پہنچی۔ اس وقت حضرت سلیط بن قیس ابوسلیط اور اسیرہ بن ابو خارجہ نے روکنا چاہا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو کہ اس وقت یہ مامور ہے یعنی جہاں خدا کا منشاء ہو گا وہاں یہ خود بیٹھ جائے گی۔ حضرت سلیط بدر اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگ جسر ابی عبید میں 14 ہجری کو حضرت عمر کے عہد خلافت میں یہ شہید ہوئے۔

ایک صحابی حضرت مجذر بن زیاد ہیں۔ حضرت مجذر غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبختری کو قتل کرنے سے منع فرمایا تھا کیونکہ مکہ میں اس نے لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے سے روکا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل نہیں کرنا اور وہ خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اس معاہدے کے خلاف کھڑے ہوئے تھے جو قریش نے بنو ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف کیا تھا۔ حضرت مجذر ابوبختری سے ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تمہارے قتل سے روکا ہے۔ ابوبختری کے ساتھ اس کا ایک ساتھی بھی تھا۔ ابوبختری نے کہا کہ میرے ساتھی کے بارے میں کیا حکم ہے۔ حضرت مجذر نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم تمہارے ساتھی کو نہیں چھوڑیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صرف تمہارے اکیلے کے متعلق حکم دیا ہے۔ اس نے کہا کہ پھر ہم دونوں اگر مریں گے تو اکٹھے مریں گے۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ مکہ کی عورتیں یہ بیان کرتی پھریں کہ میں نے اپنی زندگی کی خاطر اپنے ساتھی کو چھوڑ دیا۔ پھر وہ دونوں ان سے لڑائی کیلئے تیار ہو گئے۔ مجذر نے اسے قتل کر دیا۔ شہدائے احد کے جو تین آدمی ایک قبر میں دفن کئے گئے تھے وہ مجذر بن زیاد۔ نعمان بن مالک اور عبدہ بن حساس تھے۔

حضرت حباب بن منذر بن جموح ایک صحابی ہیں۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ جنگ بدر میں جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا تھا اس کے متعلق حضرت حباب بن منذر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیا خدائی الہام کے تحت آپ نے یہ جگہ پسند کی ہے یا محض فوجی تدبیر کے طور پر اختیار کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی خدائی حکم نہیں ہے تم نے اگر کوئی مشورہ دینا ہے تو دو۔ اس پر حضرت حباب بن منذر نے عرض کیا تو پھر میرے خیال میں یہ جگہ اچھی نہیں ہے بہتر ہو گا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ میں اس چشمہ کو جانتا ہوں اس کا پانی بھی اچھا ہے اور عموماً کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور چونکہ ابھی تک قریش ٹیلے کے پرے ڈیرہ ڈالے پڑے تھے اور یہ چشمہ خالی تھا مسلمان آگے بڑھ کر اس چشمہ پر قابض ہو گئے۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور فرمایا کہ صحیح رائے یہی ہے جس کا حضرت حباب بن منذر نے مشورہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے حباب تم نے عقل کا مشورہ دیا۔ غزوہ بدر میں خزرج کا جھنڈا حضرت حباب بن منذر کے پاس تھا۔ حضرت حباب بن منذر کی عمر 33 سال تھی جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ بدر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حباب بن منذر کو روانہ فرمایا کہ وہ جا کر دشمن کی تعداد اور طاقت کا پتا لائیں۔ حباب خفیہ خفیہ گئے اور نہایت ہوشیاری سے تھوڑی دیر میں ہی واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سارے حالات عرض کر دیئے۔ آنحضور ﷺ نے یوم قریظہ اور یوم النضیر کے موقع پر آپ کے مشورہ پر عمل کیا۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

ایک صحابی ہیں حضرت رفاع بن رافع بن مالک بن عجلان۔ یہ انصاری ہیں۔ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ کی امارت کے ابتدائی ایام میں ہوئی۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت معاذ نے اپنے باپ حضرت رفاع بن رافع سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ بہترین مسلم۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اور اسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ کی مزید وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت عمرو بن عاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ عمار بن یاسر کو باغی گروہ قتل کرے گا اور حضرت عمار کو شہید کرنے والے حضرت امیر معاویہ کے فوجی تھے اس پر بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ جب یہ باغی گروپ میں تھے تو پھر ان کا نام اتنی عزت سے کیوں لیا جاتا ہے اور حضرت امیر معاویہ کو بھی جماعت کے لٹریچر میں ایک مقام ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ صحابہ کا جو مقام ہے ہمارا کام نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ بخشا جائے گا اور یہ نہیں بخشا جائے گا۔ ایک روایت ہے، ابوضحیٰ سے مروی ہے کہ عمرو بن شرحبیل ابومیسرۃ نے جو حضرت عبداللہ بن مسعود کے فاضل شاگردوں میں سے تھے خواب میں دیکھا کہ ایک سرسبز باغ ہے جس میں چند خیمے نصب تھے ان میں حضرت عمار بن یاسر بھی تھے اور چند اور خیمے تھے جن میں ذوالقلاع تھے تو ابومیسرۃ نے پوچھا یہ کیسے ہو گیا کہ ان لوگوں نے تو باہم قتال کیا تھا جنگ کی تھی جواب ملا کہ ان لوگوں نے پروردگار کو واسع المغفرۃ یعنی بہت بڑا بخشش والا پایا ہے اس لئے اب وہاں اکٹھے ہو گئے۔ پس یہ معاملات اب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں ان معاملات اور اختلافات کو ہمارا کام نہیں کہ اپنے دلوں میں جگہ دیں اسی وجہ سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہوتا چلا گیا اور اس کا نتیجہ ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ یہ باتیں ہمارے لئے بھی سبق ہیں کہ ان باتوں کو دلوں میں لانے کی بجائے وحدت پر قائم ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ ایک رہیں اور وحدت پر قائم رہیں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad